عمیر اور خلائی مخلوق
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیا مکتبہ اقرأ

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

عنبر اور خلائی مخلوق

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کی قسط نمبر ۱۱۲ کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ یہاں میں اپنے ان تمام دوستوں کا ایک بار پھر خلوصِ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے پاکستان کے کونے کونے سے خط لکھ کر عنبر ناگ ماریا کے نئے خلائی سفر کے سلسلے کے بارے میں اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ خاص طور پر میں اپنے سرگودھا کے دوست محمد رمضان کا بہت شکر گزار ہوں کہ وہ ہر قسط کے چھپنے پر عنبر ناگ کے سلسلے میں خط لکھ کر اپنے پیارے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ جو کچھ میں لکھتا ہوں آپ سب دوست اسے پسند کرتے ہیں اور شوق پڑھتے ہیں۔ انشاءاللہ میں آپ کے لیے اچھی اچھی کتابیں لکھتا رہوں گا۔ آپ میرے لیے دعا کیا کریں۔

اور ہاں اپنی اسکول کی پڑھائی کے بارے میں کبھی غافل نہ ہونا۔ اسکول کی پڑھائی آپ کو وقت پر کرنی چاہیئے۔

آپ کا انکل

اے حمید

۴۵۴- این راہ چمن سمن آباد لاہور۔

قیمت ۵۰/۷ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۸۶
ناشر: [illegible]
مطابع: [illegible]

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

سانپ کچھوا
عنبر موت کے کنارے
خطرناک بنفشی شعاعیں
عنبر اور خلائی مخلوق
تسواری پہاڑ کا راز

سانپ کچھوا

یہ عجیب چیز کیا تھی؟

عنبر اور ناگ نے ستاروں کی دھیمی روشنی میں دیکھا کہ کچھوے کی طرح کا ایک جانور اڑتا ہوا جھاڑیوں میں سے نکل کر ناگ کے سامنے آکر بیٹھ گیا اس کی چار گردنیں تھیں جن کے اوپر سانپوں کی طرح کے چار منہ تھے۔ یہ سانپ کچھوا تھا۔ سانپ کچھوے نے چاروں گردنیں جھکا دیں۔ اس کی چوتھی گردن والا منہ ہی بات کر سکتا تھا۔ سانپ کچھوے نے اپنی زبان میں کہا۔

"ناگ دیوتا کا ہمارے سیارے پر آنا مبارک ہو۔ میں آپ کو سلام کرتا ہوں۔ میں سانپ کچھوا ہوں"

ناگ پہلے تو دلچسپی سے سانپ کچھوے کو دیکھتا رہا۔ عنبر بھی اسے حیرت سے تک رہا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"کیا اس سیارے کے سانپ تمہاری طرح ہوتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں؟"

سانپ بچھوا بولا۔

"ہاں مقدس ناگ! ہم سانپ بچھوے ہیں۔ ہم ہوا میں اُڑ سکتے ہیں۔ ہمیں کسی کو ڈسنا ہوتا ہے تو ہم اپنے جسم سے زہر کی چھوٹی سی لکیر خارج کرتے ہیں۔ جو دشمن کے جسم پر پڑتے ہی اُسے موت کی نیند سلا دیتی ہے۔"

ناگ نے پوچھا۔

"ہمیں یہ بتاؤ کہ کیا اس سیارے پر کوئی مخلوق آباد ہے؟"

سانپ بچھوا بولا۔

"مقدس دیوتا! یہاں کچھ عرصے سے آپ کی شکلوں جیسے لوگ آ کر سیارے کی اس طرف رہنے لگے ہیں۔ ہم ان کے نزدیک کبھی نہیں گئے۔"

ناگ نے پوچھا۔

"یہ لوگ تو ہماری زمین کے آدمی ہیں۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اس سیارے کی دوسری جانب بھی کوئی مخلوق رہتی ہے؟"

سانپ بچھوے نے کہا۔

"مقدس ناگ! ہم کبھی اس سیارے کی دوسری جانب نہیں گئے۔ کیونکہ ہم نے اپنے بزرگوں سے سُن رکھا ہے کہ سیارے کی دوسری جانب جن بھوتوں کی مخلوق رہتی ہے جو جانوروں کی طرف دیکھ کر ہی انہیں بے ہوش کر دیتی ہے اور پھر انہیں کھا جاتی ہے۔ اس لیے ہم نے کبھی دوسری طرف جانے کی ہمّت نہیں کی۔"

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر نے اپنی زبان میں کہا۔

"یہ ہم خود ہی پتہ کر لیں گے ناگ! تم اس سے یہ پوچھو کہ یہاں کی زمین کے نیچے کوئی تیل کی طرح کی کوئی شے ہے؟"

ناگ نے جب یہی سوال سانپ بچھوے سے کیا تو وہ بولا۔

"مقدس ناگ دیوتا! ہم نے اپنے بزرگوں سے یہ بھی سُنا ہے کہ ہمارے سیارے کی دوسری جانب کالے پہاڑوں کے بیچ میں ایک تالاب ہے جس کے نیچے سیاہ گاڑھا تیل جما ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے یہی وہ تیل ہو جس کے بارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آپ پوچھ رہے ہیں۔ کیونکہ سنا گیا ہے کہ اس تیل فوراً آگ لگ جاتی ہے۔"

ناگ نے مسکرا کر عنبر کی طرف دیکھا۔ کیونکہ انہیں جس چیز کی تلاش کی تھی۔ وہ انہیں مل گئی تھی۔ ناگ نے سانپ بچھوے سے کہا۔

"ٹھیک ہے دوست! اب تم جا سکتے ہو۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں تمہیں پھر بلا لوں گا۔"

"جو حکم مقدس دیوتا۔"

یہ کہہ کر سانپ بچھوا اڑا اور جھاڑیوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔

عنبر اور ناگ واپس غار میں آکر بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ عنبر نے کہا۔

"ایک بات کا تو پتہ چل گیا کہ اس سیارے کی دوسری جانب کالے پہاڑوں کے تالاب میں تیل جمی ہوئی گار کی شکل میں موجود ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہاں جن بھوتوں کی کوئی مخلوق رہتی ہے۔"

ناگ کہنے لگا۔

"بھائی عنبر! جن بھوتوں کے تو ہم قائل نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ جن بھوت کہیں نہیں ہوتے۔ ہاں ایسا ضرور ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی بڑی طاقتور مخلوق آباد ہو۔ جو جادو طلسم جانتی ہو۔"

عنبر بولا۔

"بہر حال ہمیں اس طرف چل کر معلوم کرنا چاہیئے لیکن میں تو غلابانہ شیلا کو لے کر جا رہا ہوں سوال یہ ہے کہ کیا شیلا کو بھی معلوم نہیں کہ سیارے کی دوسری جانب جن بھوتوں کی مخلوق آباد ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"شیلا کو کیسے پتہ چل سکتا ہے؟ وہ بھی ہماری طرح سے ہماری زمین سے آئی ہے۔ وہ بھی یہاں ہماری طرح اجنبی ہے۔ اب سوچنا یہ ہے کہ کہیں اسے ساتھ لے جانے سے اس کی زندگی خطرے میں تو نہیں پڑ جائے گی؟"

عنبر بولا۔

"میں نے اس کی جان بچانے کا ذمہ لے لیا ہے میں اس کی جان ضرور بچاؤں گا اور ہم دونوں مل کر اس کی جان کی حفاظت کریں گے۔ ہم ایسا کر سکتے ہیں۔"

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیوں نہیں،" ناگ یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ پھر بولا۔

"ہمیں سیارے کی دوسری جانب جا کر کالے پہاڑوں کے تالاب میں سے گیس کی مائع گار نکال کر شٹل تک لانی ہو گی۔ اگر ہمیں سیارے کی دوسری جانب بھی ماریا اور کیٹی نہ ملی تو ہم اس خلائی شٹل کو یہاں سے اُڑا کر کسی دوسرے سیارے پر جا سکیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"مگر مائع گیس کی گار کو ہلکی پھلکی بخارات کی گیس میں تبدیل کرنا بھی تو مشکل کام ہے۔"

ناگ بولا۔

"اس کام میں خلاباز سائنس دان مسٹر سٹون ہماری مدد کرے گا۔ وہ مائع گیس کی گار کو مائع یا بخارات میں تبدیل کرنا جانتا ہو گا۔"

عنبر نے کہا۔

"تو سب سے پہلے یہاں مسٹر سٹون سے بات کرنی چاہیئے۔"

یہ نکتہ بڑا اہم تھا۔ مسٹر سٹون سے شٹل کے جمے ہوئے

ایندھن کے مِل جانے کے بارے میں بات کرنا ضروری تھا۔ عنبر کہنے لگا۔

"اب میں اکیلا خلا بازوں کی نگری میں نہیں جا سکتا۔ ہاں کل رات جب شیلا میرے پاس آئے گی تو اس سے بات کروں گا۔"

آخر یہی طے پایا کہ شیلا سے بات کی جائے۔ دوسری رات ناگ اسی طرح سانپ بن کر غار کے پتھروں میں چھپ گیا۔ شیلا رات کے اندھیرے میں غار میں آئی۔ ایک میلا سا تھیلا اس کے کاندھے پر تھا۔ وہ آدم خور خلا بازوں کی بستی سے بھاگ کر آ گئی تھی اور اب عنبر کو اپنے ساتھ لے کر سیارے کے کسی ویران اور دُور دراز مقام پر چلے جانا چاہتی تھی۔

عنبر نے شیلا سے بات کی اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ سیارے کی دوسری جانب کالے پہاڑوں میں ایک تالاب ہے جس کی تہہ میں جما ہوا کالا پٹرول یا گیس موجود ہے۔ خلا باز شیلا تعجب سے عنبر کی طرف دیکھنے لگی۔

"کیا تم سچ کہتے ہو؟ تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

عنبر نے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں نے مصر میں زمین کا علم پڑھا تھا۔ میں نے یہاں کے پتھروں کی ساخت کو غور سے دیکھا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں سے کچھ دور کوئی کالا پہاڑ ہے اور وہاں کوئی تالاب ہے جس کی تہہ میں گیس جمی ہوئی گارہ کی شکل میں موجود ہے۔"

خلا باز عورت شیلا بولی۔

"اگر تمہارا اندازہ درست نکلا تو ہم اپنی خلائی شٹل کو پھر سے فضا میں بلند کر سکیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں اس جمی ہوئی گارہ کو گیس کی شکل میں لانے کے لیے تمہارے سائنس دان لیڈر مسٹر سٹون سے مدد لینا ہو گی۔ کیا خیال ہے۔ ہم مسٹر سٹون کو بھی اپنے ساتھ نہ لے چلیں؟ ہو سکتا ہے وہ جمی ہوئی گارہ کو گیس میں بدل دیں۔"

شیلا کہنے لگی۔

"جب تک میں اپنی آنکھوں سے تالاب کی تہہ والی جمی ہوئی گارہ کو نہ دیکھ لوں میں مسٹر سٹون کو اپنے ساتھ نہیں لا سکتی۔ میں نے بھی ایم ایس سی

کی ہے۔ میں جمی ہوئی گیس کو پہچان لوں گی۔ اگر تمہارا اندازہ درست نکلا تو ہم واپس آ کر مسٹر سٹون کو راز داری سے اپنے ساتھ لے چلیں گے اور پھر خلائی شٹل کے ذریعے یہاں سے نکل کر واپس اپنی زمین پر پہنچ جائیں گے۔"

عنبر کیا کہہ سکتا ہے۔ شیلا کی تجویز معقول تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے انہیں جا کر پتہ کرنا چاہیے کہ کالے پہاڑوں کے تالاب میں پٹرول یا گیس جمی ہوئی گارہ کی شکل میں موجود بھی ہے کہ نہیں۔

ناگ یہ باتیں سن رہا تھا۔ اسے بھی یہ تجویز پسند آئی تھی۔ شیلا نے کہا۔

"اب ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ کیونکہ تمہارے جانے کے بعد میرے خلا باز ساتھی تمہیں جگہ جگہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا شکار ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"میں تیار ہوں۔ مگر کیا ہمیں پیدل چلنا ہو گا؟"

شیلا بولی۔

"کاش میرے پاس ہیلی کاپٹر ہوتا۔ مگر میں بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تمہاری طرح یہاں مجبور ہوں۔ ہمیں اس کھڈ کے آخری کنارے تک پیدل ہی چلنا ہو گا۔ جہاں یہ گھاٹی ختم ہوتی ہے وہاں ایک دریا بہتا ہے۔ ایک بار ہم نے دریا پار کر لیا تو پھر یہ آدم خور خلاباز ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو۔ ہم یہاں سے نکل چلتے ہیں۔"

عنبر اور شیلا غار سے باہر آ کر کھڈ کی گھاٹی میں چلنے لگے۔

عنبر نے شیلا سے پوچھا کہ "اس تھیلے میں کیا ہے؟"

شیلا نے بتایا۔

"میرے تھیلے میں غذائی گھاس کے دو گٹھے ہیں۔ جنہیں کھا کر ہم دو تین روز گزار لیں گے۔ اس کے بعد یہ گھاس جہاں ہم جا کر ٹھہریں گے وہاں اُگا لیں گے۔"

شیلا کے تھیلے میں ایک ماچس کی ڈبی اور موم بتی بھی تھی۔ دنیا سے وہ جو چیزیں اپنے ساتھ لے کر خلائی شٹل میں روانہ ہوئے تھے۔ ان میں سے یہی دو چیزیں شیلا کے پاس رہ گئی تھیں۔

ناگ بھی خاموشی اور رازداری سے ان کے پیچھے پیچھے گھاٹی میں چل رہا تھا۔ عنبر کو ناگ کی خوشبو برابر آ رہی تھی۔ دو تین گھنٹے وہ گھاٹی میں چلتے رہے۔ شیلا اگرچہ بڑی تربیت یافتہ امریکی خلاباز تھی۔ لیکن آخر بے چاری عورت تھی اور عورت جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہے۔ وہ راستے میں کئی بار تھکی اور آرام کرنے بیٹھی۔ جب گھاٹی ختم ہوئی تو رات ڈھلنے لگی تھی۔ ان کے سامنے ایک دریا تھا۔ دریا زیادہ چوڑا نہیں تھا۔ اس کے دوسرے کنارے کی چٹانیں دور سے ہی نظر آ رہی تھیں۔ عنبر نے شیلا سے پوچھا کہ کیا اُسے تیرنا آتا ہے۔ شیلا بولی۔

"میں کالج میں بہترین تیراک تھی۔"

انہوں نے دریا میں چھلانگیں لگا دیں۔ ناگ بھی ان کے پیچھے پانی میں اتر گیا۔ دریا کا پانی زیادہ ٹھنڈا نہیں تھا۔ وہ دونوں تیرتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے چٹانوں کے درمیان اپنا سفر شروع کر دیا۔ چلتے چلتے جب سورج نکلا اور چاروں طرف اس کی روشنی پھیلی تو عنبر نے دیکھا کہ دور ـــــ بہت دور سیاہ پہاڑوں کا سلسلہ ہے

عنبر نے شیلا سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ پہاڑ سیارے کے دوسری طرف ہیں کیا؟"

"ہاں —" شیلا بولی۔ "میں انہی پہاڑوں کے پار جانا چاہتی ہوں۔ وہاں ہم کسی جگہ خفیہ گھر بنا لیں گے۔ پھر جمی ہوئی گیس کے تالاب کا نمونہ لے کر اس کا جائزہ لیں گے۔ اگر میرے اندازے کے مطابق اس میں پٹرول ہوا تو ہم مسٹر سٹون کو بھی وہاں بلا لیں گے۔"

وہ ایک جگہ سانس لینے کے لیے رک گئے۔ یہاں زمین بالکل بنجر اور سخت تھی۔ کہیں کوئی جھاڑی یا گھاس نہیں اُگی ہوئی تھی۔ شیلا نے تھیلے میں سے سبز رنگ کے تیلے گھاس کا گٹھا نکالا۔ اس میں چند خوشے نکال کر عنبر کو دیئے اور کچھ خود کھانے لگی۔ عنبر نے محسوس کیا کہ گھاس کی خوشبو کا ذائقہ نمکین تھا۔ اسے ضرورت تو نہیں تھی۔ مگر وہ شیلا کے سامنے انہیں کھا گیا۔ عنبر نے چوری چوری پیچھے نظر ڈال کر ناگ کو تلاش کیا۔

ناگ سانپ کی شکل میں ایک جگہ بنجر زمین کے ننھے سے گڑھے میں سے سر باہر نکالے عنبر کو تک رہا تھا۔ عنبر مسکرا دیا۔ شیلا نے پوچھا۔

"تم مسکرا کیوں رہے ہو عنبر؟"

عنبر بولا۔

"اپنی قسمت پر مسکرا رہا ہوں کہ کہاں اپنی زمین پر چین کی زندگی بسر کر رہا تھا اور اب کہاں آ گیا ہوں۔ کیا جانے اس سیارے سے کب نجات ملے۔ خدا جانے اب واپس جانا بھی نصیب ہو کہ نہیں۔"

شیلا نے آہ بھری اور بولی۔

"کبھی کبھی میں بھی ناامید ہو جاتی ہوں۔ لیکن اب میرے اندر ایک نئی طاقت آ گئی ہے۔ تم میرے ساتھ ہو۔ اور میں اپنے آدم خور ساتھیوں کے چنگل سے نکل آئی ہوں۔ میں اپنے اندر نئی طاقت محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم نے ہمت سے کام لیا تو یہاں سے ایک نہ ایک دن ضرور واپس اپنی دنیا میں پہنچ جائیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"جو انسان خدا پر بھروسہ رکھ کر اپنی ہمت سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ خدا اس کو ضرور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کامیابی عطا فرماتا ہے۔ ہمیں خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔"

خلاباز امریکی عورت شیلا بولی۔

"میں بھی خدا پر اعتقاد رکھتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ساری کائنات کا مالک ہے۔ اس سیارے پر بھی اسی کی قدرت کام کر رہی ہے۔ وہ ہماری ضرور مدد کرے گا۔"

ناگ ان دونوں کی باتیں سنتا رہا۔ تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر آرام کرنے کے بعد عنبر اور شیلا سیاہ کالے پہاڑوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ ناگ بھی اُن کے پیچھے چل پڑا۔

ان کے آگے وہی کالے پہاڑ تھے جن کے بارے میں سانپ بچھوے نے بتایا تھا کہ وہاں جن بھوتوں کی بستی ہے۔ شیلا نے سامنے کالے پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہاں سچ مچ کوئی مخلوق آباد ہو۔ ہمارے پاس تو اپنی حفاظت کرنے کے لیے کوئی ہتھیار بھی نہیں ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"خدا ہماری مدد کرے گا۔"

سارا دن وہ سفر کرتے رہے۔ کئی میدان، کئی وادیاں آئیں اور گزر گئیں۔ شام ہو گئی۔ مگر کالے پہاڑ اب بھی کافی دُور تھے۔ شیلا نے کہا۔

"دُور سے دیکھنے پر یہ پہاڑ کس قدر قریب نظر آتے تھے مگر یہ تو بہت دور ہیں۔"

"پہاڑوں کے بارے میں ایسا ہی محسوس ہوا کرتا ہے۔ میرا خیال ہے ہم کل ان پہاڑوں کے پاس پہنچ جائیں گے۔"

رات انہوں نے ایک جگہ چٹانوں کے درمیان گزاری۔ ناگ بھی کچھ فاصلے پر خاموشی سے پڑا رہا۔ رات کو جب شیلا سو گئی۔ تو ناگ عنبر کے پاس آ گیا اور وہ دونوں باتیں کرنے لگے۔ ناگ نے کہا۔

"مجھے ان پہاڑوں پر ابھی تھوڑی دیر پہلے سبز رنگ کی روشنی سی دکھائی دی تھی۔ میرا خیال ہے کہ میں عقاب بن کر ان پہاڑوں کا جائزہ لیتا ہوں۔"

عنبر نے اِسے اجازت دے دی۔ ناگ اُڑ کر پہاڑوں کی طرف نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو بولا۔

"مجھے وہاں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ میں نے ان پہاڑوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے درمیان ایک سیاہ رنگ کا تالاب بھی دیکھا ہے۔ جس میں کالے رنگ کا کیچڑ ہی کیچڑ تھا،"

عنبر نے کہا۔

"یہی جما ہوا پٹرول ہے جو ہمارے کام آسکتا ہے۔"

"لیکن،، ناگ بولا۔" اس تالاب کے اوپر اُڑتے ہوئے مجھے دو تین بار جھٹکا سا لگا تھا اور میں نیچے کو چلا گیا تھا۔"

عنبر بولا۔

"یہ تمہارا وہم ہے ناگ! تالاب میں جمے ہوئے پٹرول کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یہ ایک طرح کا ڈیزل یا موبل آئیل ہے جس میں سے ہم پٹرول اور گیس نکال سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس کی تیز گیس کی وجہ سے تمہیں ایسا محسوس ہوا ہو کہ جھٹکا لگا ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"بہر حال ہمیں ہر طرح سے چوکس ہو کر ان پہاڑوں میں داخل ہونا ہوگا۔"

شیلا کی آنکھ کھل گئی۔ ناگ تیزی سے گھاس میں چھپ

گیا۔ شیلا بولی۔

"عنبر! تم کس سے باتیں کر رہے تھے؟"

عنبر نے جلدی سے سنبھل کر کہا۔

"میں ___ وہ میں اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا کہ پہاڑوں کے درمیان اگر کوئی دشمن مخلوق ہوئی تو ہمیں اپنی حفاظت کس طرح کرنی ہوگی۔"

شیلا نے نیند بھری آواز میں کہا۔

"سو جاؤ عنبر! خدا سب ٹھیک کرے گا۔"

عنبر خاموشی سے لیٹ گیا۔

دوسرے روز بھی وہ سارا دن چلتے رہے۔ تیسرے پہر جب سورج غروب ہونے کی تیاریاں کر رہا تھا عنبر اور شیلا کالے پہاڑوں کے دامن میں پہنچ گئے۔ یہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک درّہ سا بنا ہوا تھا۔ یہ درّہ ایک گلی کی طرح تھا۔ دونوں طرف پہاڑوں کی اونچی اونچی دیواریں کھڑی تھیں۔ درمیان میں ایک تنگ سی پتھریلی گلی جا رہی تھی۔ شیلا اور عنبر اس گلی میں چلنے لگے۔ ناگ پہاڑ کی دیوار پر آگے کو رینگ رہا تھا۔

درّہ یعنی پہاڑی گلی ختم ہوئی تو سامنے انہیں پہاڑوں کے درمیان پیالے کی شکل کا ایک چھوٹا سا تالاب نظر آیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تالاب میں سیاہ رنگ کا کیچڑ ہی کیچڑ تھا۔

عنبر نے شیلا سے کہا۔

"شیلا! تم گیس کی تیز بو سونگھ رہی ہو؟ یہ ڈیزل کی بو ہے۔ اس تالاب کے کیچڑ میں اتنا پٹرول اور گیس جمع ہے کہ ہم بڑی آسانی سے خلائی شٹل کی مدد سے واپس اپنی زمین پر جا سکتے ہیں۔"

ناگ ایک طرف سانپ کی شکل میں چھپا ہوا تھا۔ شیلا اور عنبر تالاب کے کنارے پہنچ کر جھک کر تالاب کو دیکھنے لگا۔ ناگ بھی ایک جانب رینگتا ہوا تالاب کے کنارے پہنچ گیا۔ شیلا نے تالاب میں ہاتھ ڈال کر تھوڑا سا کیچڑ یعنی گارا ہاتھ میں اٹھائی۔ کیچڑ کو ہاتھ میں لیتے ہی شیلا اپنی جگہ سے دو فٹ اوپر کو اچھلی اور دھڑام سے زمین پر گر پڑی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عنبر جلدی سے اس کے قریب آگیا۔ اس نے اسے آوازیں دیں۔

"شیلا! شیلا! ہوش کرو۔"

ناگ بھی تیزی سے عنبر کے پاس آگیا۔ ناگ نے اب سانپ کی شکل اختیار کر رکھی تھی۔

"یہ اس کیچڑ کی وجہ سے ہوا ہے عنبر! اس میں کوئی آسیبی یا ایٹمی طاقت ہے۔"

عنبر شیلا کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا مگر شیلا کا جسم بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ ویسے وہ زندہ تھی۔ اس کا دل بھی اسی طرح دھڑک رہا تھا اور سانس بھی چل رہی تھی۔

"اب کیا کریں ناگ! یہاں کوئی مخلوق بھی نظر نہیں آ رہی۔"

ناگ بولا۔

"تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں پہاڑ کی دوسری جانب جا کر دیکھتا ہوں۔"

عنبر شیلا کے سرہانے بیٹھا رہا اور ناگ عقاب بن کر اُڑ گیا۔

عنبر کو بیٹھے ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ سامنے والے پہاڑ کی دیوار میں اچانک ایک شگاف پیدا ہو گیا۔ عنبر غور سے اس طرف دیکھنے لگا۔ عنبر نے دیکھا کہ پہاڑ کے شگاف میں سے شیشے کے دو بہت بڑے مرتبان نمودار ہوئے جن کے پیچھے فولاد کا ایک سلنڈر لگا تھا۔ شیشے کے آگے والے مرتبان کے سامنے کی جانب بھی ایک اونچا فولادی سلنڈر جڑا ہوا تھا۔ شیشے کے مرتبانوں کے اوپر بھی شیشے کے لٹو لگے تھے جن

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں سے بجلی کی کرنٹ کی طرح کی لہریں اوپر نیچے جا رہی تھیں۔

عنبر کھلی آنکھوں سے ساکت بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ آگے والا جو چھوٹے گنبد والا فولادی سلنڈر تھا اس کے اوپر ڈائیل لگے تھے۔

یہ شیشے کے مرتبانوں والا سلنڈر پہاڑ کے شگاف سے باہر آکر رک گیا۔ عنبر نے شیلا کو اٹھانے کی کوشش کی کہ وہ اسے کسی محفوظ مقام پر پہنچا دے کہ اچانک فولادی سلنڈر کا دروازہ کھل گیا اور اس میں سے سبز رنگ کی ایک کرن نکل کر عنبر کے جسم سے ٹکرائی۔

عنبر اپنی جگہ پر اچھل سا گیا۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ اس کے اندر کی طاقت ایک دم کمزور ہو گئی ہے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے فولادی سلنڈر کو تکنے لگا۔ پھر سلنڈر کے دروازے میں سے پانچ عجیب و غریب شکل و صورت والے آدمی باہر نکلے۔ ان کے چار بازو تھے۔ ہاتھ اور پاؤں بن مانس کے ہاتھوں اور پاؤں کی طرح کے تھے۔ ان میں ایک آدمی زرد رنگ کا تھا۔ ایک سبز رنگ کا اور چوتھا ہلکے نسواری رنگ کا تھا۔ ان کے گول چہروں پر دو آنکھیں تھیں۔ بھنوئیں اور پلکیں غائب تھیں۔ ہونٹ بھی نہیں تھے۔ ناک کی جگہ ایک چھوٹا سا سوراخ تھا۔ انہوں نے

کوئی لباس نہیں پہن رکھا۔ ان کے جسموں کی کھال پر ہلکے ہلکے اُون کی طرح کے بال اُگے ہوئے تھے اور اس کھال پر گول گول دھبے تھے۔

عنبر کو شیلا کی فکر تھی۔ ناگ بھی ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ عنبر نے شیلا کو اٹھانا چاہا کہ اسے لے کر وہاں سے دوڑے مگر عنبر کی طاقت عام آدمی کی طاقت میں تبدیل ہو گئی تھی۔ شیلا کو وہ بڑی مشکل سے اٹھانے میں کامیاب ہوا۔ مگر چار بازوؤں والی مخلوق اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی۔ ایک آدمی نے اپنے چاروں بازو آگے کر کے یہ بازو لمبے ہو کر بالکل عنبر کے قریب آ گئے۔ ایک بازو نے عنبر کو چھوا تو عنبر کو زبردست کرنٹ لگا اور اس کے جسم میں بے چینی کی لہریں دوڑ گئیں۔

عنبر نے پوری طاقت سے ناگ کو آواز دی۔

"ناگ! تم کہاں ہو؟"

چار بازوؤں والی مخلوق نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر دو آدمیوں نے آگے بڑھ کر عنبر کو اٹھا لیا اور فولادی سلنڈر کی طرف لے کر چلے۔ عنبر نے ان کی گرفت سے نکلنے کی بہت کوشش کی۔ وہ بہت تڑپا مگر مخلوق کی گرفت میں عنبر کو اپنے جسم کی طاقت ختم ہوتی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے آخری بار چیخ مار کر ناگ کو آواز دی۔

"ناگ! تم جہاں بھی سن لو۔ یہ مخلوق پہاڑ کے شگاف میں مجھے لے جا رہی ہے"!

چار بازوؤں والی مخلوق پر عنبر کی چیخ کا ذرا سا بھی اثر نہ ہوا۔ وہ عنبر کو اٹھا کر فولادی سلنڈر میں لے گئے۔ سلنڈر میں ایک ٹیوب ایسا شیشے کا سلنڈر تھا۔ عنبر کو اس سلنڈر میں بند کر دیا گیا۔ عنبر نے پوری طاقت سے سلنڈر کی دیوار پر مکا مارا۔ عنبر کو سخت تکلیف ہوئی۔ اس کی طاقت عام آدمی کی طاقت جتنی رہ گئی تھی۔ شیشے کے سلنڈر میں سے سبز رنگ کی ہلکی ہلکی گیس نکلنے لگی۔

عنبر کو سانس لینے میں دقت محسوس ہوئی اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔ چار بازوؤں والی مخلوق اس کے بعد دوبارہ باہر گئی اور بے ہوش شیلا کو بھی اُٹھا کر سلنڈر میں لے آئی۔ پہاڑ کی دیوار کا شگاف فولادی سلنڈر کے اندر جانے کے بعد بند ہو گیا۔

باہر پھر وہی بھیانک خاموشی چھا گئی۔ ایسا لگتا تھا کہ یہاں کچھ بھی نہیں ہوا۔ تھوڑی دیر بعد ناگ عقاب کی شکل میں آسمان پر نمودار ہوا۔ غوطہ لگا کر تالاب کے

کنارے آیا اور انسانی شکل میں آ کر عنبر اور شیلا کو تلاش کرنے لگا۔ وہ کہاں چلے گئے؟ ناگ نے سوچا۔ ہو سکتا ہے عنبر بے ہوش شیلا کو لے کر کسی محفوظ جگہ پر چلا گیا ہو۔ ناگ نے اِدھر اُدھر عنبر کی تلاش شروع کر دی۔ اس نے محسوس کیا کہ عنبر کی خوشبو کہیں سے بھی نہیں آ رہی۔ ناگ پریشان ہو گیا۔ اس نے عنبر کو آوازیں دیں۔ عنبر کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ ناگ بھاگ کر پہاڑوں کے درمیان والی گلی میں آ گیا۔ اس نے ساری گلی چھان ماری۔ چپہ چپہ دیکھا۔ مگر عنبر اور شیلا کا کوئی نشان نہ ملا۔

ناگ انسانی شکل میں تھا۔ وہ خطرناک کیچڑ والے تالاب کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ تالاب کا سیاہ کیچڑ بالکل ساکت تھا۔ ناگ نے زمین پر جھک کر عنبر کے پاؤں کے نشان دیکھنے کی بھی کوشش کی۔ مگر تالاب کے کنارے زمین پتھریلی اور سخت تھی۔ وہاں کسی انسان کے پاؤں کے نشان نظر نہیں آ سکتے تھے۔

ناگ پریشان ہو کر ایک پتھر کے پاس بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ عنبر اور شیلا اچانک کہاں غائب ہو گئے۔ اسے اب خیال آنے لگا کہ سانپ کچھوے نے کہا تھا کہ ان

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کالے پہاڑوں میں بھوتوں کا بسیرا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ عنبر اور شیلا کو ان پہاڑوں کے بھوت اٹھا کر لے گئے ہوں؟

مگر ناگ کو بھوتوں پر اب یقین نہیں تھا۔ خلائی سفر میں ناگ نے سائنس کے ایسے ایسے کرشمے دیکھے تھے کہ اس کا جن بھوتوں پر سے اعتقاد اُٹھ گیا تھا۔ لیکن سوال یہ تھا کہ اگر یہاں بھوت بھی نہیں ہیں تو پھر عنبر اور شیلا کہاں چلے گئے؟

ناگ نے سوچا کہ عقاب بن کر ایک بار پھر سارے علاقے کا جائزہ لینا چاہیئے۔ چنانچہ ناگ عقاب بن کر ایک بار پھر اُڑان بھر کر اُڑ گیا۔ وہ سارے علاقے میں چکر لگاتا رہا۔ جگہ جگہ نیچے آ کر بھی اس نے دیکھا۔ عنبر کہیں نہیں تھا۔ ناگ نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ جہاں عنبر شیلا غائب ہوئے ہیں اسی جگہ چل کر بیٹھنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ عنبر دوبارہ وہاں آ جائے۔ پس ناگ واپس اسی تالاب کے کنارے آ کر پتھروں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔

سورج پہاڑوں کے پیچھے چلا گیا تھا اور پیالے ایسی وادی پہاڑ کے سائے میں آ گئی تھی۔ آہستہ آہستہ

شام کا اندھیرا بڑھ رہا تھا۔ ناگ کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جا کر عنبر اور شیلا کو تلاش کرے۔ اس نے سوچا کہ اسے انسانی شکل میں وہاں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ چنانچہ ناگ نے سانس اوپر کھینچا اور کالا سانپ بن گیا پھر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ وہ سانپ کھپوے کو بلا کر اس کی مدد حاصل کرے۔ مگر اس کو یاد آ گیا کہ سانپ کھپوے نے کہا تھا کہ وہ ان پہاڑوں کی طرف بالکل نہیں جاتے۔

ناگ خاموش ہو کر بیٹھا رہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر موت کے کنارے

ایک سلنڈر میں عنبر بند تھا۔

دوسرے سلنڈر میں شیلا بے ہوش پڑی تھی۔ پہاڑ کے اندر چار بازوؤں والی مخلوق کی ایک بہت بڑی لیبارٹری تھی جس کے کئی تہہ خانے تھے۔ ان لیبارٹریوں میں قسم قسم کے سازوسامان والی مشینیں اور آلات کام کر رہے تھے۔ اس مخلوق نے عنبر اور شیلا کو الگ الگ کمروں میں لے جا کر بند کر دیا۔ اس مخلوق کا چیف سرخ رنگ کا آدمی تھا جس کے سینے پر ایک لاکٹ لٹک رہا تھا۔ اس لاکٹ میں سبز رنگ کا ہیرا چمک رہا تھا۔

یہ چیف شیشے کی ایک بہت بڑی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں بلور کا گولا تھا۔ اس گولے میں سے سبز شعاعیں نکل رہی تھیں۔ چیف کے جسم کی کھال پر بھی بھورے بھورے بال اُگے ہوئے تھے۔ دروازہ کھلا اور پانچ آدمی اندر آئے۔ یہ وہی چار بازوؤں والے

آدمی تھے جنہوں نے عنبر اور شیلا کو اغوا کیا تھا۔ ان میں سے زرد آدمی نے اپنے چاروں بازوؤں کو اوپر اُٹھا کر سلام کیا اور باریک آواز میں بولا۔

"چیف! زمین کی مخلوق میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو ہم نے پکڑ لیا ہے۔ یہ دونوں خود ہمارے تالاب پر آ گئے تھے۔"

اس عجیب مخلوق کی آواز اس کے ناک میں سے نکل رہی تھی۔ چیف نے بھی اسی قسم کی آواز میں پوچھا۔

"راکٹ والے انسان تو اس طرف نہیں آئے؟"

سبز آدمی بولا۔

"نہیں چیف! مگر ایک عجیب بات ہے۔ جو مرد ہم نے پکڑا ہے اس کی ڈاڑھی نہیں ہے۔ جبکہ باقی زمینی مخلوق جو اپنے راکٹ کے پاس رہ رہی ہے ان کی لمبی ڈاڑھیاں ہیں۔"

چیف کے ہاتھ کا بلوریں گولا زیادہ تیزی سے چمکنے لگا۔ اس نے کہا۔

"اس آدمی کی تابکاری ٹیسٹ کرو۔"

زرد مخلوق آدمی آگے بڑھا اور بولا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"چیف! میں نے اس کی تابکاری نوٹ کی ہے۔ ایک عجیب بات سامنے آئی ہے۔ اس مرد کے جسم میں جتنے بھی خلیے ہیں۔ اُن پر ہماری خطرناک شعاع بھی اثر نہیں کرتی۔"

"کیا مطلب؟" چیف نے حیران ہو کر پوچھا۔

زرد آدمی بولا۔

"چیف اس مرد کے خلیے اتنے طاقتور ہیں کہ وہ ہم سے تباہ نہیں ہو رہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خلیے لافانی ہیں۔ ان پر موت کبھی نہیں آ سکتی۔"

چیف نے کہا۔

"کیا راکٹ والے دوسرے آدمیوں کے خلیے بھی ایسے ہی ہیں؟"

زرد آدمی بولا۔

"نہیں چیف! ہم نے راکٹ والے تمام خلابازوں کے خلیے خفیہ طور پر منگوا کر یہاں ٹیسٹ کیے تھے۔ وہ خلیے مر گئے تھے۔ اس مرد کے ساتھ جو عورت ہمارے قبضے میں آئی ہے اس کے خلیے بھی مر جاتے ہیں۔ مگر اس مرد کے خلیوں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میں غیر معمولی طاقت ہے۔ ہم نے اس شخص کو عارضی طور پر بے ہوش ضرور کر دیا ہے مگر اس کے خلیے زندہ ہیں اور ہم انہیں کسی طرح بھی ہلاک کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔"

چیف ایک لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔ پھر بولا۔

"اس مرد کو الگ کر کے رکھو۔ یہ کوئی غیر فانی مخلوق ہے۔ ہم اس پر تجربے کریں گے اور اس کے جسم کے تمام خلیے نکال کر اپنے جسم میں داخل کریں گے تاکہ ہم بھی غیر فانی بن جائیں۔ پھر ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا۔"

زرد آدمی بولا۔

"اور لڑکی کے بارے میں کیا حکم ہے چیف؟"

"اُسے تہہ خانے میں بند رکھو۔ اگر یہ واپس راکٹ والی مخلوق کے پاس چلی گئی تو ہماری خفیہ لیبارٹری کا راز فاش کر دے گی۔ ہم نے سنا ہے کہ راکٹ والوں کے پاس کوئی ایسا ایٹمی ہتھیار ہے کہ اس کی مدد سے وہ ہمارے پہاڑ کو روئی کے گالے کی طرح اُڑا کر رکھ دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ابھی تک ان کے خلائی راکٹ پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنی تباہ کن شعاع نہیں ڈالی۔ کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ان کا خفیہ ایٹمی بم اسی راکٹ میں لگا ہوا ہے اگر وہ پھٹ گیا تو یہ سارا سیارہ ہمارے ساتھ ہی تباہ ہو جائے گا۔ اس لیے اس لڑکی کی پوری طرح نگرانی کی جائے۔ وہ یہاں سے باہر نہ جانے پائے۔"

زرد آدمی بولا۔

"ہم اسے بے ہوش ہی رکھیں گے۔ اسے غذا کا ٹیکہ دے دیا جائے گا جو ایک سال تک اسے زندہ رکھے گا۔"

چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں زمینی مرد کا معائنہ کرنے خود آ رہا ہوں۔"

عنبر کو لیبارٹری کے سب سے نچلے تہہ خانے بند کر دیا گیا۔ اس لیبارٹری میں ہر قسم کا جدید ترین سامان لگا تھا۔ عنبر ابھی تک بے ہوش تھا۔ اُ سٹریچر پر لٹا دیا گیا۔ اس کے سر اور سینے کے ساتھ تاریں لگا دی گئیں۔ سامنے دیوار پر کمپیوٹر لگا تھا۔ پا آدمی ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں چیف اندر آ

اس نے آتے ہی عنبر کو غور سے دیکھا اور بولا۔

"یہ ساتویں نظام شمسی کی مخلوق ہے جو لوگ اپنے خلائی راکٹ میں یہاں آئے ہیں یہ ان ہی کی زمین کا رہنے والا ہے۔"

زرد آدمی نے کہا۔

"مگر چیف! اس میں غیر معمولی طاقت ہے۔ اس کا جسم موت سے ناآشنا ہے۔"

چیف نے حکم دیا کہ عنبر کے جسم کے خلیے نکال کر انہیں تباہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ زرد آدمی نے فوراً اشارہ کیا۔ چار بازوؤں والا ایک سبز آدمی آگے بڑھا۔ اس نے انجکشن کی مدد سے عنبر کے جسم میں سے خون کا ایک قطرہ نکال کر شیشے کی سلائیڈ پر رکھا اور سلائیڈ کو ایک گول مرتبان میں بند کر کے بٹن دبا دیا۔ کمپیوٹر کی سلائیڈ پر رکھے عنبر کے خون کے قطرے کی فلم آ گئی۔ کمپیوٹر کی سکرین پر عنبر کے جسم کے خلیے اِدھر اُدھر حرکت کر رہے تھے۔ چیف کے حکم سے ان خلیوں پر بجلی کی مہلک شعاعیں پھینکی گئیں۔

مرتبان کے اوپر سے بجلی کے کرنٹ کی طرح لہراتی ہوئی کرنیں عنبر کے خلیوں پر گریں اور وہاں تیز روشنی ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گئی۔ اس کے بعد دیکھا گیا۔ کہ خلیے اسی طرح زندہ تھے ایک بار پھر بجلی کا چارج دیا گیا۔ یہ بڑا طاقتور چارج تھا۔ مگر خلیے اب بھی نہ مر سکے۔ خلیے اب بھی زندہ تھے اور کمپوٹر کی سکرین پر برابر حرکت کر رہے تھے۔

چیف کا چہرہ خوشی سے اور سرخ ہو گیا۔ اس کی ناک سے باریک آواز بلند ہوئی۔

"یہ دنیا کا سب سے طاقتور آدمی ہے۔ اس کو موت نہیں آسکتی۔ ہم اس کے جسم کے خلیے باہر نکال کر آپس میں تقسیم کر دیں گے۔ ہم غیر فانی بن جائیں گے۔ بڑے آپریشن کی تیاری کی جائے۔"

"جو حکم چیف!"

عنبر اگر ہوش میں ہوتا تو اپنا جسم پتھر کی طرح سخت کر سکتا تھا۔ مگر وہ بے ہوش تھا۔ اس کا ارادہ معطل ہو چکا تھا۔ اور اگرچہ اس کے خلیوں میں زندگی کی پوری طاقت موجود تھی مگر عنبر کی اپنی طاقت وقتی طور پہ اس کا ساتھ چھوڑ چکی تھی۔ اس لیے اس کے جسم کو کاٹا جا سکتا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اگر عنبر کے بازو اور عضو کاٹنے کے بعد قریب قریب رکھے جائیں تو وہ دوبارہ آپس میں چپک سکتے تھے

عنبر کی زندگی کا یہ سب سے خطرناک مرحلہ تھا۔

بڑے آپریشن کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

شیلا کو اس کے سلنڈر میں دوائی کا انجکشن دے کر ہمیشہ کے لیے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ دوسرے انجکشن کے ذریعے غذا بھی اس کے جسم میں داخل کر دی گئی تھی۔ بڑے آپریشن کے لیے عنبر کو سب سے بڑی لیبارٹری کے آپریشن روم میں پہنچا دیا گیا۔ وہ سٹریچر پر سیدھا لیٹا تھا۔ وہ بالکل بے ہوش تھا۔ چار بازوؤں والے پانچ آدمی بڑی تیزی سے آپریشن کی قینچیاں، تیز چاقو اور آریاں طشت میں سٹریچر کے پاس رکھنے لگے۔ چیف ان کے پاس ہی کھڑا تھا۔ وہ عنبر کے جسم کو کاٹ کر اس کے گوشت اور خون کے سارے خلیے اپنے سامنے نکلتے دیکھنا چاہتا تھا۔

عنبر اگرچہ بے ہوش تھا مگر وہ اچانک ایک خواب دیکھنے لگا۔

اس نے دیکھا کہ وہ ہزاروں سال پرانے مصر کے اہرام میں ایک تابوت کے قریب کھڑا ہے۔ تابوت پر ایک بہت بڑا سونے کا انڈہ پڑا ہے۔ سونے کے انڈے کو ہاتھ لگایا تو اسے ایک عورت کی آواز آئی۔

"عنبر! تم زندگی کے سب سے خطرناک مقام پر کھڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو۔"

عنبر نے آواز پہچان لی۔ یہ دیوی طلالہ کی آواز تھی۔ عنبر نے کہا۔

"دیوی طلالہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میں تو یہاں بڑے آرام سے کھڑا ہوں۔ اور میرا دشمن بھی یہاں کوئی نہیں ہے۔"

دیوی طلالہ نے کہا۔

"ابھی تمہاری ماں کی روح میرے پاس آئی تھی اور اس نے مجھے بتایا کہ عنبر پر بھاری مصیبت آن پڑی ہے اس کی مدد کرو۔ تمہاری ماں کی نیک روح نے مجھے سب کچھ بتا دیا تو پھر میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں ایک سیارے میں پہاڑ کے نیچے اس حالت میں دیکھا کہ تم بے ہوش ہو۔ تمہاری طاقت ختم کر دی گئی ہے اور تمہارے جسم کے ٹکڑے کیے جانے والے ہیں۔"

عنبر نے حیرانی سے کہا۔

"دیوی طلالہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میں تو اس وقت تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔"

دیوی طلالہ نے کہا۔

"یہ تم خواب میں یہاں کھڑے ہو۔ اصلی حالت میں تم ایک انوکھی مخلوق کی لیبارٹری میں ان کے آپریشن روم میں ہو اور تم پر ایک خطرناک آپریشن کیا جانے والا ہے۔ اس انڈے میں جھانک کر دیکھو۔ تم اپنے آپ کو دیکھ سکو گے۔"

اب جو عنبر نے تابوت پر رکھے سونے کے انڈے نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کمرہ ہے۔ درمیان آپریشن ٹیبل پر جس پر وہ خود بے ہوش پڑا ہے۔ ر وہی چار بازوؤں والی مخلوق کے آدمی اس کے پاس کھڑے اس کے جسم کو کاٹنے کی تیاریاں کر رہے ں۔ عنبر چونک اٹھا۔

"میرے خدا! کیا میری طاقت ختم ہو چکی ہے؟"

دیوی طلالہ نے کہا۔

"ہاں۔ اس وقت تم خواب میں میرے سامنے ہو۔ اصلی زندگی میں تم اس لیبارٹری کے آپریشن روم میں ہو۔ یہ لوگ تمہارے جسم کے سارے اعضا کاٹ کر الگ الگ کر دیں گے۔ پھر ان کا ایک دوسرے سے جڑنا اس لیے مشکل ہو جائے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گا کہ ہو سکتا یہ تمہارے جسم کے ٹکڑوں کو اتنی
دُور پھینک دیں کہ وہ ایک دوسرے کے قریب
نہ پہنچ سکیں۔"
عنبر نے کہا۔
"میں اپنی والدہ صاحبہ کی نیک روح کا شکر گزار
ہوں کہ انہوں نے عین وقت پر تمہیں خبر کر دی
اب میری مدد کرو۔ اب مجھے یاد آ رہا ہے
کہ یہ چار بازوؤں والی مخلوق کالے پہاڑ کے
شگاف میں سے نکل کر میرے پاس آئی تھی
اور پھر میں بے ہوش ہو گیا تھا۔"
دیوی طلالہ نے کہا۔
"میں تمہاری یہی مدد کر سکتی ہوں کہ تمہارے
جسم کو اپنے ارادے سے کام لیتے ہوئے
فولاد سے زیادہ سخت کر دوں گی۔ اب تم
آنکھیں بند کر لو۔ تم واپس جا رہے ہو۔"
عنبر نے آنکھیں بند کیں تو اسے محسوس ہوا
وہ غائب ہو گیا ہے۔ اب وہ ہوش میں تھا لیکن
حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو
روم میں سٹریچر پر پڑے ہوئے پایا۔ وہ دیکھ سکتا

سُن سکتا تھا۔ مگر آنکھوں کو حرکت نہیں دے سکتا
تھا۔ بول بھی نہیں سکتا تھا۔ اپنے ہاتھ پاؤں بھی نہیں
ہلا سکتا تھا۔ چار بازوؤں والی مخلوق اس کے جسم کو
کاٹنے ہی والی تھی۔ عنبر نے ایک سرخ رنگ کے چار
بازوؤں والے آدمی کو دیکھا جس کے سینے میں سبز ہیرے
والا لاکٹ چمک رہا تھا۔ عنبر سمجھ گیا کہ یہ اِن کا چیف
ہی ہو سکتا ہے۔
چیف نے کہا۔
"آپریشن شروع کرو۔"
زرد آدمی نے ایک تیز چاقو ہاتھ میں تھام لیا۔
دوسرے ہاتھ میں ایک آری تھی۔ تیسرے ہاتھ
میں بھی ایک چھُری تھی۔ چوتھے ہاتھ میں ایک قینچی پکڑی
ہوئی تھی۔ اس ڈراؤنے آدمی نے چیف کا اشارہ پاتے
ہی کام شروع کر دیا۔ اس کے چاروں ہاتھوں نے عنبر
کے جسم پر حملہ کر دیا۔ اس کے ہاتھ چاقو، آری اور
چھری سے عنبر کے جسم کو کاٹنے کی کوشش کرنے لگے۔
مگر وہ یہ دیکھ کر پریشان سا ہوا کہ عنبر کے جسم پر
چاقو چھُری اور آری کوئی اثر نہیں کر رہی تھی۔
چاقو عنبر کے جسم سے ٹکراتے ہی ٹوٹ گیا۔ چھُری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹیڑھی ہو گئی۔ اور آری کے دندے مڑ گئے۔ زرد آدمی نے حیران ہو کر چیف کی طرف دیکھا۔ چیف نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

زرد آدمی نے کہا۔

"چیف! اس شخص کا جسم پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گیا ہے۔"

چیف نے کہا۔

"اِسے مشین کے ذریعے کاٹو۔"

اسی وقت باقی سبز اور نسواری آدمی وہاں تیزی سے ایک مشین لے آئے۔ جس کی آری بڑی تیزی سے گردش کر رہی تھی۔ لکڑی چیرنے والی گول آری کو عنبر کے جسم سے لگایا گیا تو تڑتڑ کی آواز کے ساتھ آری ٹوٹ گئی۔ اب تو وہاں کھڑی ساری مخلوق تعجب سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگی۔

عنبر کے جسم کو ہر طرح سے کاٹنے کی کوشش کی گئی۔ مگر ہر بار چار بازوؤں والی مخلوق کو ناکامی ہوئی۔ زرد آدمی نے کہا۔

"چیف! اس کا جسم فولاد سے بھی زیادہ سخت ہو گیا ہے۔"

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

چیف نے کہا۔

"اِسے لیزر شعاع سے کاٹ دو۔"

اب لیزر شعاع والی ڈراؤنی مشین سامنے لائی گئی۔ عنبر اس مشین کو تک رہا تھا۔ کیونکہ وہ اس کے بالکل سامنے پاؤں کی جانب تھی۔ اس میں سے ایک پستول کی نالی نکلی ہوئی تھی جس کا رُخ عنبر کے نچلے دھڑ کی طرف تھا۔

چیف نے خود لیزر گن کا بٹن دبایا۔ تڑاخ کی آواز کے ساتھ لیزر گن میں سے ایک تیز سرخ شعاع نکلی اور عنبر کے پیٹ پر پڑی۔ اگر عنبر کی جگہ کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو اس کا نچلا دھڑ الگ ہو جاتا مگر عنبر پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ لیزر شعاع عنبر کے پیٹ پر چمک رہی تھی مگر چیف نے ہار نہیں مانی تھی۔ اس نے اپنے چار بازوؤں میں سے ایک بازو کو اُٹھا کر کہا۔

"اِسے بنفشی شعاعوں کے سیل میں ڈال دو۔ بنفشی شعاعیں اِسے موم کی طرح نرم کر دیں گی۔"

عنبر بھی سن رہا تھا۔ اسی وقت عنبر کے سٹریچر کو بنفشی شعاع والے روم میں پہنچا دیا گیا۔ اس چھوٹے سے زرد رنگ کے کمرے کے درمیان میں ایک شیشے کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چوکور بکس رکھا تھا۔ یہ بکس کافی چوڑا تھا۔ عنبر کو اس بکس میں
ڈال کر اوپر سے ڈھکنا بند کر دیا گیا۔ پھر ایک بٹن دبایا گیا
تو شیشے کا بکس بنفشی شعاعوں سے بھر گیا۔ عنبر کا سارا جسم
بنفشی ہو گیا۔ کمرہ بند کر کے زرد اور سبز آدمی وہاں سے
چلے گئے۔

اس بکس کو ایک دن بعد کھولا جانا تھا۔ عنبر نے اپنے
جسم پر سوائے روشنی کے اور کچھ بھی محسوس نہ کیا۔ بنفشی
شعاعیں اس کے جسم پر ذرا سا بھی اثر نہیں کر رہی تھیں
عنبر خاموشی سے لیٹا خلا باز شیلا اور ناگ کے بارے
میں سوچنے لگا کہ ان کے ساتھ کیا گزری ہوگی۔

شیلا اسی زیرِ زمین لیباٹری کے ایک کمرے میں
میں بے ہوش پڑی تھی۔ ناگ ساری رات کیچڑ والے
تالاب کے کنارے پتھروں کے پیچھے چھپا انتظار کرتا
رہا کہ شاید وہاں کوئی مخلوق آ جائے مگر ساری رات گزر
گئی اور کوئی نہ آیا۔

دن چڑھ گیا۔ چاروں طرف سیاہ پہاڑوں پر روشنی
پھیل گئی۔ ناگ نے ایک بار پھر عقاب کا روپ بدلا
اور ہوا میں اڑ کر پہاڑوں کے اوپر چکر لگانے لگا۔ اس
نے سوچا کہ کیوں نہ خلائی شٹل والے آدم خور خلا بازوں

کی بستی کا ایک چکر لگایا جائے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے
کوئی سراغ مل جائے۔ ناگ اڑتا اڑتا آدھے گھنٹے میں
خلا بازوں کی بستی میں پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ لمبی لمبی
ڈاڑھیوں والے وحشی خلا باز آگ کے الاؤ کے گرد جمع
تھے اور اپنے ایک روز پہلے والے مردہ ساتھی کا بچا ہوا
گوشت بھون کر کھا رہے تھے۔ ناگ کو یہ وحشت ناک منظر
بڑا گھناؤنا لگا۔

وہ اڑ کر خلائی شٹل کی طرف نکل گیا۔ اسے اڑتے ہوئے
کسی نے اس لیے نہ دیکھا کہ وہ درختوں کے پیچھے ہو کر اڑ
رہا تھا۔ خلائی شٹل اسی طرح اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔ وہاں
کوئی خلا باز نہیں تھا۔ ناگ نے سوچا کہ اس شٹل کے
اندر چل کر دیکھا جائے۔ ناگ غوطہ لگا کر نیچے زمین پر
اتر آیا۔

وہ سانپ کی شکل اختیار کرنے کے بعد لمبی گھاس
میں سے رینگتا ہوا شٹل کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ سفید
بالوں والا سائنس دان خلا باز خلائی شٹل میں سے باہر
نکلا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سفید بالوں والے
سائنس دان مسٹر سٹون کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے
تھے اور زرد خلائی آدم خور اسے شٹل سے نکال کر بستی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی طرف لے جا رہے تھے۔

ناگ کانپ اُٹھا۔ یہ آدم خور اس بوڑھے سفید والے سائینس دان کو ہڑپ کرنے کے لیے لے جا تھے۔ ایک خلا باز وہی غنڈہ پنج تھا۔ اس کے ہاتھ چاقو تھا۔ ناگ پیچھے پیچھے رینگنے لگا۔ تھوڑی دُور جا کر غنڈہ پنج بولا۔

"اس بڈھے کو یہاں قتل کر دو۔ پھر اسے بھون کر کھائیں گے۔"

لمبی ڈاڑھی والا دوسرا نیم وحشی خلا باز ہنستا بولا۔

"اچھا خیال ہے۔ تم اسے قتل کر دو۔"

سائینس دان مسٹر سٹون نے کہا۔

"مجھے مار کر تم ایک قابل آدمی سے محروم ہو جاؤ گے۔ ہو سکتا ہے کبھی تمہیں یہاں ایندھن مل جائے اور واپس زمین پر جانا پڑے۔ میرے بغیر تم خلائی شٹل نہیں اڑا سکو گے۔"

غنڈہ پنج قہقہہ لگا کر بولا۔

"کیسی زمین؟ کیسا ایندھن؟ ہم اب اسی سیارے پر رہیں گے اور تمہیں بھون کر کھائیں

گے۔"

وہ چاقو لے کر مسٹر سٹون کی طرف بڑھا۔ ناگ نے ایک پھنکار ماری اور اتنی زور سے چھلانگ لگائی کہ وہ سیدھا غنڈے پنج کی ٹانگ سے جا کر لپٹ گیا اور اسے ایک سیکنڈ میں ڈس دیا۔ ناگ غصے میں تھا۔ چنانچہ اس نے اپنا سارا زہر غنڈے پنج کے جسم میں داخل کر دیا۔ یہ بڑی خطرناک بات تھی۔ پنج کا سارا جسم ایک دم سے سن ہو کر بے حس ہو گیا اور وہ دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔

اس کا ساتھی سانپ کو دیکھ چکا تھا۔ وہ ایک طرف کو بھاگا۔ مگر وہ ناگ سے بچ کر کہاں جا سکتا تھا۔ ناگ نے اسے قریب ہی جھاڑیوں میں جا لیا۔ اس سے پہلے کہ آدم خور خلا باز کے منہ سے چیخ نکلتی ناگ اسے ڈس کر ہلاک کر چکا تھا۔

ناگ جلدی سے واپس آیا۔ اس نے دیکھا کہ سائینس دان مسٹر سٹون حیران پریشان کھڑا اس طرف دیکھ رہا تھا۔ جس طرف سانپ گیا۔ ناگ انسانی شکل میں آ کر جھاڑیوں سے نکل کر سائینس دان سٹون کی طرف آیا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مسٹر سٹون! مجھے دیکھ کر آپ یقیناً حیران ہوں
گے مگر میں مسٹر عنبر کا دوست ہوں اور اس
کے ساتھ ہی زمین پر مریخ والوں کی لیبارٹری
سے غائب ہوا تھا۔"

سائینس دان سٹون پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے
سامنے زمین کے ایک انسان کو تک رہا تھا۔

"تم ___ تم یہاں کیسے آگئے؟"

ناگ نے کہا۔

"میں اور عنبر یہاں اکٹھے آئے تھے۔ جب وہ
آپ سے باتیں کر رہا تھا تو میں اس کے پیچھے
چھپا ہوا تھا۔"

"اب عنبر کہاں ہے؟ وہ تو شیلا کو ساتھ
لے کر فرار ہو گیا ہے۔"

ناگ نے بڈھے سائینس دان سے کہا۔

"اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ کسی سے کوئی
بات نہیں کریں گے تو میں آپ کو ساری کہانی
سنا دیتا ہوں۔ اس میں آپ کا بھی بھلا
ہے۔ کیونکہ یہ آدم خور آپ کی جان کے بھی دشمن
بن چکے ہیں۔"

بوڑھے سائینس دان نے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم مجھے جو کچھ بتاؤ گے
اس کا ذکر کسی سے نہیں کروں گا۔ مگر خدا کے
لیے یہاں سے کسی طرف بھاگ چلو۔ نہیں تو
دوسرے خلا باز وحشی آکر مجھے پکڑ لیں گے۔
ان دونوں کو تو یہاں سانپ نے نکل کر ڈس دیا۔
میں حیران ہوں کہ یہاں سانپ کہاں سے آگیا۔"

ناگ نے کہا۔

"میرے ساتھ آئیں۔ مجھے ایک خفیہ جگہ کا علم
ہے۔ وہاں ان لوگوں کی نظر نہیں پہنچ سکتی۔"

ناگ نے بوڑھے سائینسدان سٹون کو ساتھ لیا اور
اسی راستے سے گزر کر دُور پہاڑی گھاٹی میں پہنچ گیا۔
جہاں سے خلا باز شیلا عنبر کو لے کر گئی تھی۔ گھاٹی
کے اندر خفیہ غار میں پہنچ کر ناگ نے سائینسدان سٹون
کو شروع سے لے کر آخر تک ساری داستان سنائی کہ
کس طرح عنبر کو لے کر خلاباز عورت شیلا یہاں سے
فرار ہوئی۔ پھر کس طرح وہ کالے پہاڑ کے تالاب پر
پہنچے۔ یہاں سے آگے ناگ نے کہانی میں ذرا سی تبدیلی
کرتے ہوئے کہا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تالاب پر پہنچنے کے بعد میں ذرا چکر لگانے
کے لیے پہاڑوں میں گیا۔ جب واپس آیا
تو دونوں وہاں نہیں تھے۔ میں نے انہیں بہت
تلاش کیا مگر وہ مجھے کہیں نہیں ملے۔"
سائینس دان سٹون نے سر کھجاتے ہوئے پوچھا۔
"کیا تمہیں یقین ہے کہ سیاہ تالاب کے کیچڑ
میں ڈیزل کے اجزا موجود ہیں؟"
ناگ نے کہا۔
"ہاں ہمیں تالاب کے کیچڑ میں سے ڈیزل کی
بُو آ رہی تھی۔"
سائنس دان سٹون بولا۔
"ہم نے یہ سُن رکھا تھا کہ دُور کالے پہاڑوں
میں آسیب رہتے ہیں۔ اور وہاں ویرانہ ہے۔ اسی
لیے ہم ادھر کبھی نہیں گئے۔"
ناگ نے کہا۔
"مجھے تالاب کے کنارے سیاہ پہاڑ کے اوپر
رات کو سبز روشنی بھی دکھائی دی ہے مسٹر
سٹون! مجھے یقین ہے کہ ان پہاڑوں میں
کوئی مخلوق آباد ہے اور اس مخلوق نے عنبر اور

شیلا کو اغوا کیا ہے۔ ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیئے۔"
سائینس دان سٹون سوچ میں پڑ گیا۔ پھر بولا۔
"اگر تالاب کے کیچڑ میں ڈیزل ہے تو ہم اپنی زمین
پر واپس جا سکتے ہیں۔ ہم اپنی خلائی شٹل کے
لیے ایندھن حاصل کر سکتے ہیں۔"
ناگ نے کہا۔
"مگر پہلے ہمیں عنبر اور شیلا کا سراغ لگانا ہوگا۔"
مسٹر سٹون کہنے لگا۔
"ہاں ان کا بھی سراغ ضرور لگائیں گے تم مجھے
کالے پہاڑوں کے تالاب پر لے چلو۔ کیا تم اس
کا راستہ جانتے ہو؟"
ناگ نے کہا۔
"ہاں۔ مجھے راستہ معلوم ہے۔ میرے ساتھ چلیں
لیکن وہاں جاتے جاتے ہمیں دو دن لگ
جائیں گے۔ کیا آپ کے پاس اتنے دنوں کے لیے
پانی اور گھاس ہے؟"
سائینس دان نے جیب میں سے ایک تھیلی نکالی۔
اس میں ایک ڈبی تھی۔ ڈبی میں زرد رنگ کی پندرہ بیس
گولیاں تھیں۔ سائنس دان سٹون نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ غذائی گولیاں ہیں۔ ایک گولی کھانے سے انسان کو ایک ہفتے تک کھانے اور پانی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی لو۔ ایک گولی تم کھا لو۔"

ناگ اسے کیا بتاتا کہ مجھے کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے بھی ایک گولی کھا لی۔ اب وہ سائنس دان سٹون کو ساتھ لے کر کالے پہاڑوں کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ راستے میں سائنس دان سٹون نے تعجب سے کہا۔

"میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ اس علاقے میں سانپ کہاں سے آ گیا؟ میں نے خود اپنی آنکھوں سے سانپ کو دیکھا تھا۔ اس کا رنگ سیاہ تھا اور آنکھیں سرخ تھیں۔ ہم دو برس سے یہاں ہیں۔ ہمیں آج تک کبھی کوئی سانپ یہاں نظر نہیں آیا۔"

ناگ نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کوئی سانپ اِدھر اُدھر سے گھومتا گھامتا نکل آیا ہو۔"

"ہاں — میرا بھی یہی خیال ہے۔" سائنس دان یہ کہہ کر چپ ہو گیا۔

گھاٹی سے نکل کر وہ دریا کے کنارے آ گئے۔ ناگ نے سائنس دان سٹون سے پوچھا کہ کیا اِسے تیرنا آتا ہے۔ بوڑھے سائنس دان نے مسکرا کر کہا۔

"ہمیں اسکول میں ہی تیرنا سکھایا جاتا تھا۔"

وہ دریا میں اُتر گئے۔ دریا میں تیرتے تیرتے وہ دوسرے کنارے پر آ گئے۔ یہاں سے ان کا سیاہ پہاڑوں کی طرف سفر پھر سے شروع ہو گیا۔ چلتے چلتے انہیں رات ہو گئی۔ وہ رات انہوں نے جنگل میں ہی گزار دی۔ دوسرے دن پھر سفر شروع ہو گیا۔ اسی طرح سفر کرتے وہ کالے پہاڑوں کے درمیان جو تنگ گلی تھی وہاں پہنچ گئے۔ ناگ نے رُک کر کہا۔

"اس پہاڑی درّے کی دوسری جانب وہ تالاب ہے۔"

سائنس دان سٹون بولا۔

"چلو مجھے جلدی اس تالاب پر لے چلو۔ اگر اس میں واقعی ڈیترل ملاکیپچر ہے تو ہمارے واپس اپنی زمین پر جانے کی امید پیدا ہو سکتی ہے۔"

ناگ سٹون کو درّے سے نکال کر تالاب پر لے آیا۔ لیکن ناگ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ تالاب کے اوپر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شیشے کا ایک گول بلبلے ایسا ڈھکنا ڈال دیا گیا تھا۔ یہ کام دوسرے ہی روز تہ چار بازوؤں والی مخلوق نے کر دیا تھا۔ تاکہ خلا باز وہاں آکر ڈینزل ملا کیچڑ نکال کر نہ لے جائیں۔

مسٹر سٹون نے شیشے کا ڈھکنا دیکھ کر کہا۔

"تالاب تو اوپر سے بند ہے"

ناگ نے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ شیشے کا ڈھکنا کہاں سے آگیا۔ جب میں عنبر اور شیلا یہاں آئے تھے تو تالاب پہ کوئی ڈھکنا نہیں تھا۔ نیچے ڈینزل ملا کیچڑ بالکل ننگا تھا"

مسٹر سٹون ڈھکنا کو ہاتھ لگا کر کہا۔ "یہ تو فولادی شیشہ ہے"

وہ جھک کر کیچڑ کو تکنے لگا۔

"اس کیچڑ کا رنگ بتا رہا ہے کہ اس میں ڈینزل موجود ہے۔ دوست! اگر ہم کسی طرح یہاں سے کیچڑ نکال کر اپنے شٹل تک لے جائیں تو وہاں ہم اس میں سے مائع گیس پیدا کر کے اپنی شٹل کو اڑا

سکتے ہیں"

ناگ نے کہا!

"لیکن سوال یہ ہے کہ اس ڈینزل کو یہاں سے نکالا کیسے جائے؟"

سائنس دان سٹون خاموش ہو گیا۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خطرناک بنفشی شعاعیں

سائنس دان سٹون نے کہا۔

"ایک بات صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی نے اس تالاب کے اوپر اتنا اعلیٰ قسم کا شیشے کا فولادی ڈھکنا ڈالا گیا ہے تو یہاں کوئی ایسی مخلوق ضرور آباد ہے جو اس تالاب کی حفاظت کر رہی ہے۔"

ناگ کہنے لگا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے مسٹر سٹون۔"

سائنس دان نے کہا۔

"یہ ڈھکنا جس فولادی شیشے سے بنا ہے وہ ہمارے ہاں نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جو مخلوق اس تالاب کی حفاظت کر رہی ہے وہ سائنس میں بہت ترقی یافتہ ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"مسٹر سٹون! اس کا ایک یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس

مخلوق کو علم ہو چکا ہے کہ میں اور عنبر اور شیلا یہاں پہلے آئے تھے۔ اسی وجہ سے اس مخلوق نے اس تالاب کو ڈھانپ دیا ہے۔"

سائنس دان مسٹر سٹون کہنے لگا۔

"اس سے یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ عنبر اور ہماری ساتھی شیلا کو یہی خلائی مخلوق اغوا کر کے لے گئی۔ ورنہ انہیں تالاب کو ڈھانپنے کی کیا ضرورت تھی؟ مخلوق نے سوچا کہ اگر عنبر اور شیلا دو انسان یہاں پہنچ گئے ہیں۔ تو ان کے ساتھی بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔"

"آپ نے بالکل ٹھیک سوچا مسٹر سٹون!"، ناگ بے اختیار پکار اٹھا۔

سائنس دان مسٹر سٹون نے کہا۔

"اور یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ اس مخلوق کے لیے بھی یہ ڈیزل ملا کیچڑ بے حد قیمتی ہے۔ دراصل یہ گیس کا خزانہ ہے۔ اس کیچڑ کے رنگ سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس کا ایک سیر کیچڑ ہماری شٹل کے لیے ایک برس کا ایندھن سپلائی کر سکتا ہے۔"

ناگ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ کیچڑ اس قدر طاقتور گیس اپنے اندر رکھتا ہے"۔
مسٹر سٹون نے کہا۔

"دوست! یہ ہماری زمین نہیں ہے۔ یہ کوئی اور ہی سیارہ ہے۔ یہاں کے کیمیکل دوسرے ہیں۔ یہاں کے عناصروں کا امتزاج دوسری طرح کا ہے۔ اس کیچڑ کے اجزاء اپنے اندر بے پناہ گیس کی طاقت رکھتے ہیں"۔

ناگ نے کہا۔

"اب سوال یہ ہے کہ اگر یہاں کی مخلوق میرے دوست عنبر اور آپ کی خلاباز شیلا کو اغوا کر کے لے گئی ہے تو انہیں کہاں تلاش کیا جائے؟"

سائنس دان بولا۔

"ظاہر ہے کہ یہ مخلوق انہی پہاڑوں کے اندر رہتی ہوگی۔ ہو سکتا ہے اس وقت وہ ہمیں دیکھ رہی ہو۔ تم نے کہا تھا ناں کہ تم نے یہاں ایک سبز روشنی دیکھی تھی؟"

"ہاں" ناگ نے کہا۔ "وہ سامنے پہاڑی کے اوپر مجھے سبز روشنی نظر آئی تھی"

سائنس دان مسٹر سٹون نے پہاڑوں کی طرف غور سے دیکھا

اور کہا۔

"چلو۔ وہاں چل کر دیکھتے ہیں شاید کوئی سراغ مل جائے"

ناگ اور سائنس دان مسٹر سٹون پہاڑی کی طرف روانہ ہو گئے۔

پہاڑی کی چڑھائی بڑی مشکل تھی۔ ناگ نے سٹون کو سنبھالا دے رکھا تھا۔ وہ اسے سہارا دے کر پہاڑی کے اوپر لے گیا۔ اوپر جا کر مسٹر سٹون بیٹھ کر سانس ٹھیک کرنے لگا۔ پھر اس نے ناگ سے کہا۔

"دوست! تم نے مجھے اپنا نام ابھی تک نہیں بتایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"مجھے ناگا کہتے ہیں۔ میں سوڈان کا رہنے والا ہوں"

سائنس دان نے اپنا سفید بالوں والا سر ہلا کر کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر ناگا۔ تمہارا نام مجھے انڈیا کے لوگوں کا نام لگتا ہے۔ اچھا اب بتاؤ کہ تم نے روشنی کہاں دیکھی تھی؟"

ناگ اندازے سے پہاڑی پر ایک جگہ جا کر رک گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مسٹر سٹون! مجھے یقین ہے کہ روشنی یہاں سے چمکی تھی۔"

سائنس دان مسٹر سٹون اور ناگ اس جگہ کو جھک کر غور سے دیکھنے لگے۔ وہاں چھوٹے چھوٹے پتھر پڑے تھے۔ انہوں نے پتھروں کو ایک طرف ہٹایا تو نیچے سے چھوٹی سی ایک نلکی کا سر نکل آیا جس کے آگے شیشہ لگا تھا۔

مسٹر سٹون بڑے شوق سے اُسے دیکھنے لگا۔

"مسٹر ناگا! یہ ٹیلی لینز ہیں۔ اس میں سے رات کو روشنی نکلتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہو سکتا ہے اس ٹیلی لینز کے ذریعے ہماری فلم بھی لے لی گئی ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"تو کیا یہاں کی مخلوق اس پہاڑ کے نیچے رہتی ہے؟"

"لگتا تو ایسا ہی ہے۔" مسٹر سٹون بولے۔

ناگ کہنے لگا۔

"ہم اس نلکی کو اکھاڑ دیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے نیچے سے کوئی راستہ نکل آئے۔"

سائنس دان سٹون نے کہا۔

"نہیں ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اگر ہم نے نلکی اکھاڑ بھی لی تو ہم اس کے سوراخ میں سے اندر

داخل نہیں ہو سکیں گے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ اب جبکہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں کی مخلوق اس پہاڑی کے اندر خفیہ جگہ پر رہتی ہے تو ہمیں نیچے اُتر کر پہاڑی میں اندر جانے کا راستہ تلاش کرنا چاہیے۔"

ناگ اب اِسے یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ نلکی کے سوراخ میں سے سانپ بن کر اندر جا سکتا تھا۔ پہلے اس نے سوچا کہ وہ سائنس دان کو اپنے بارے میں بتا دے کہ وہ سانپ ہے۔ پھر اس نے اس خیال کو دل سے نکال دیا۔ وہ یہ سوچ کر چپ رہا کہ سائنس دان کو نیچے پہاڑی کے دامن میں چھوڑ کر وہ خود کسی بہانے اوپر آئے گا۔ نلکی اکھاڑ کر اس کے سوراخ میں سانپ بن کر چلا جائے گا اور عنبر کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گا۔

سائنس دان مسٹر سٹون ابھی تک پہاڑی کے اوپر اِدھر اُدھر زمین کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے ایک جگہ پاؤں پتھروں پر مارتے ہوئے کہا۔

"ناگا! یہاں زمین نرم ہے اور اندر سے کھوکھلی آواز آتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اندر خالی ہے۔ مگر ہم اِسے کیسے کھودیں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ اِسے پہاڑی کے نیچے لے جانا چاہتا تھا تاکہ موقع پا کر ناگ اکیلا پہاڑی کے اوپر آکر نلکی کے سوراخ میں سے اندر جانے کی کوشش کرے۔ اس نے سائنسدان سے کہا۔

"میری رائے میں ہمیں نیچے جا کر پہاڑی کے اندر جانے کا کوئی راستہ ڈھونڈنا چاہیئے"

"اچھا خیال ہے ناگا"

یہ کہہ کر سائنس دان مسٹر سٹون ناگ کے ساتھ پہاڑی سے نیچے اُترنے لگا۔

پہاڑی کے نیچے آکر وہ تالاب سے کچھ دور پہاڑی کی دیوار کو جگہ جگہ سے دیکھنے لگے۔ اچانک انہیں پہاڑی دیوار سے ایسی آواز آتی سنائی دی۔ جیسے کوئی مشین چل رہی ہو۔ ناگ نے کہا۔

"کوئی اندر ہے مسٹر سٹون"

سائنس دان سٹون پہلے ہی کان لگائے وہ آواز سن رہا تھا۔ پھر وہ گھبرا کر بولا۔

"آواز آگے بڑھ رہی ہے۔ کوئی باہر آرہا ہے۔ جلدی سے کسی جگہ چھپ جاؤ"

ناگ اور مسٹر سٹون ایک طرف دوڑ کر پتھروں کے پیچھے چھپ گئے۔

ان کی نگاہیں پہاڑوں کی دیواروں پر لگی تھیں۔ اچانک دیوار میں ایک جگہ شگاف پیدا ہوا۔ پتھر کی دیوار جیسے ایک طرف ہٹ گئی۔ اور اس کے اندر سے چار بازوؤں اور بن مانس کے ہاتھ پاؤں والے دو آدمی باہر نکلے ان میں سے ایک کا رنگ سبز اور دوسرے کا رنگ نسواری تھا۔ اِن کے جسموں پر داغ تھے مسٹر سٹون کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ ناگ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

سبز اور نسواری رنگ کی مخلوق کو سائنس دان سٹون حیرت کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ایسی چار بازوؤں اور بغیر منہ کی مخلوق اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ دونوں سبز اور نسواری آدمی تالاب کی شیشے کی چھت کے پاس آکر کھڑے ہوگئے اور باریک آواز میں آپس میں باتیں کرنے لگے سائنس دان اِن کی زبان نہیں سمجھ سکتا تھا مگر ناگ اِن کی گفتگو سمجھ رہا تھا۔

"ہمارے راڈار میں ضرور کوئی خرابی پیدا ہوگئی ہے یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے"

نسواری آدمی بولا۔

"یہاں کوئی آ بھی نہیں سکتا۔ چیف کو وہم ہو گیا ہے۔ چلو ہم واپس چلتے ہیں۔ باہر زیادہ دیر ٹھہرنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ہمارا دم گھٹ سکتا ہے۔"

اور وہ دونوں جس شگاف سے آئے تھے اسی میں چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی پہاڑ کی دیوار ویسے ہی بند ہو گئی۔ سائنس دان سٹون بولا۔

" یہ کس قسم کی مخلوق ہے؟ یہ آپس میں کیا باتیں کر رہے تھے؟ کاش ہم ان کی زبان سمجھ سکتے۔"

ناگ اسے یہ بتا کر کہ وہ ان کی زبان سمجھ رہا تھا اپنے آپ کو اس کی نظروں میں مشکوک نہیں بنانا چاہتا تھا۔ اس نے صرف اتنا کہا۔

" ہو سکتا ہے یہ لوگ ہماری تلاش میں آئے ہوں۔ پہاڑی کے اوپر جو ٹیلی لینز کی نلکی لگی ہے اس نے ہمارے بارے میں اس مخلوق کو بتا دیا ہو گا۔ ہمیں یہاں سے کسی دوسری جگہ چلے جانا چاہیئے۔"

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو ناگ۔" سٹون نے کہا۔

" لیکن ہمیں ہر حالت میں اس تالاب کے کیمیاوی کیچڑ کو حاصل کرنا ہو گا۔"

ناگ بولا۔

" یہ ہم بعد میں بھی کر لیں گے۔ پہلے ہمیں کسی خفیہ

جگہ چھپنا ہو گا۔"

ناگ اور سائنس دان سٹون تالاب کے کچھ فاصلے پر پہاڑوں کے درمیان والے درّے میں آ کر ایک شگاف میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ یہاں سے انہیں ڈھکا ہوا تالاب صاف نظر آ رہا تھا۔ ناگ پہاڑی والی نلکی میں سے پہاڑ کے اندر جانے کو بے تاب تھا تاکہ وہ عنبر کا کچھ پتہ چلا سکے۔ اس نے سٹون سے کہا۔

" آپ یہاں میرا انتظار کریں میں پہاڑی کا ایک اور چکر لگانا چاہتا ہوں۔"

سائنس دان سٹون نے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

" برخوردار تم نوجوان ہو اور تمہیں سائنس کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اگر تم اس مخلوق کے ہاتھ آ گئے تو تمہاری خیر نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے دور کسی دوسری وادی میں جا کر پناہ لیں اور پھر کوئی پلان بنا کر یہاں آئیں۔" ناگ نے کہا۔

" میں ابھی چکر لگا کر آتا ہوں۔ آپ میرے بارے میں فکر نہ کریں۔ میں احتیاط سے کام لوں گا۔"

اس سے پہلے کہ سائنس دان سٹون ناگ کو روکتا۔ ناگ اُڑ کر پہاڑی درّے میں سے نکلا اور سامنے والی پہاڑی کی طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑھنے لگا۔ کچھ دُور تک تو ناگ مسٹر سٹون کو دکھائی دیتا رہا۔ پھر ناگ اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

ناگ جان بوجھ کر پہاڑی کی دوسری طرف سے اوپر چڑھا۔ پہاڑی کے اوپر آکر اس نے فوراً سانپ کی شکل بدلی اور رینگتا ٹیلی لینز والی نلکی کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اپنے دانتوں کی مدد سے نلکی کے منہ پر لگا ہوا شیشہ اتار کر پرے پھینک دیا۔ اب اس نے دیکھا کہ یہ کوئی کیمرہ نہیں تھا بلکہ شاید سورج کی روشنی کے لیے نلکی لگائی گئی تھی۔

نلکی نیچے پہاڑی کے اندر جا رہی تھی۔

ناگ نلکی میں اُتر گیا۔ یہ ایک فولادی پائپ تھا۔ ناگ رینگتا ہوا نیچے ایک ایسے تنگ سے کمرے میں آگیا جہاں مختلف قسم کی خلائی مشینیں کام کر رہی تھیں۔ ہلکی ہلکی آواز کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ ناگ کمرے سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ یہ دروازہ اس طرح بند تھا کہ سوئی جتنی بھی درز کہیں دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ناگ نے کمرے کے چاروں کونوں کا چکر لگایا۔ ایک جگہ دیوار کے کونے میں فرش کے ساتھ ہی نالی بنی ہوئی تھی۔

ناگ اس نالی میں سے گزر کر دوسری جانب آیا تو اس کے سفید رنگ کی ٹائیلوں والا کمرہ تھا جس کے درمیان میں

ایک شیشے کا سلنڈر پڑا تھا۔ ناگ قریب آیا تو ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اس سلنڈر میں خلا باز امریکی عورت شیلا بے ہوش پڑی تھی۔ ناگ نے سلنڈر کے گرد ایک چکر لگایا۔ پھر دروازے کو دیکھا۔ دروازہ بند تھا۔ کمرے کی چھت سے روشنی آرہی تھی۔

ناگ سانپ سے انسان بن گیا۔

اب اس نے سلنڈر کے ڈھکنے کا کنڈا الگ کر کے اسے اوپر اُٹھا دیا۔ شیلا بالکل بے ہوش تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ اسے کوئی ٹیکہ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔ شیلا کا جسم بے حد ٹھنڈا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے سرد بے ہوشی کی دوا دی گئی تھی۔ ناگ نے سوچا کہ اگر اس کے جسم کو گرم کر دیا جائے تو ہو سکتا ہے شیلا پھر سے ہوش میں آجائے۔

ناگ شیلا کو ہوش میں لانے کی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ اسے گھرر کی آواز آئی۔ دوسری طرف سے کوئی آرہا تھا۔ ناگ ایک سیکنڈ میں پھر سے سانپ بن گیا اور کونے میں ایک ڈرم کے پیچھے جا کر چھُپ گیا۔ وہ اپنی چھوٹی سی گردن نکالے باہر بھی دیکھ رہا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھُل گیا۔ اور اس نے ایک سُرخ مخلوق

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو دیکھا کہ جس کے گلے میں سبز ہیرے کا لاکٹ چمک رہا
تھا۔ یہ اس مخلوق کا چیف تھا۔ اس کے پیچھے دو زرد اور
سبز آدمی بھی تھے۔ زرد مخلوق کے ہاتھ میں انجکشن کا سرنج
تھا۔

ناگ نے یہ عقل مندی کی تھی کہ سانپ بننے سے
پہلے شیلا کے سلنڈر کا ڈھکنا بند کر دیا تھا۔ چیف نے سلنڈر
کی طرف اشارہ کر کے زرد آدمی سے کہا۔

"اسے کھولو۔"

سلنڈر کا ڈھکنا کھول دیا گیا۔ چیف نے جھک کر شیلا
کو دیکھا۔ پھر زرد آدمی کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"ٹھیک ہے میں اس زمینی عورت سے شادی
کروں گا۔ ہو سکتا ہے ہماری جو اولاد پیدا ہو
اس کے نطفے بھی زمینی مخلوق کی طرح طاقتور ہوں اسے
ہوش میں لا کر میرے کمرے میں لے آؤ۔ خبردار
اسے پتہ نہ چلے کہ میں اس سے شادی کرنے
والا ہوں۔"

یہ کہہ کر چیف واپس نکل گیا۔

زرد اور سبز آدمیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ سبز
مخلوق کے ہاتھ میں ایک کالا تھیلا تھا۔ جس میں سیاہ سلاخیں

باہر نکلی ہوئی تھیں۔ سبز آدمی نے سلنڈر کے ڈھکنے کو ایک
طرف غور سے دیکھا اور اپنے ساتھی سے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے یہاں کسی زمینی مخلوق نے ہاتھ
لگایا ہے۔ اس جگہ سے تابکاری نکل رہی ہے۔"

زرد آدمی اس جگہ کو جھک کر دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

"یہاں کوئی زمینی مخلوق نہیں آ سکتی۔ ہو سکتا ہے
جس وقت ہم نے اس زمینی عورت کو سلنڈر میں
بند کیا تھا اس وقت اس کا ہاتھ یہاں لگ گیا ہو۔"

ناگ چھپا ہوا یہ ساری گفتگو سن رہا تھا۔ اچانک اسے
خیال آیا کہ اگر یہ دونوں یہاں سے نکل گئے تو وہ دوبارہ
اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکے گا۔ کیوں نہ وہ اس مخلوق
کے کالے تھیلے میں چھپ جائے اور ان کے ساتھ ہی دوسری
جگہ پہنچ کر عنبر کا سراغ لگانے کی کوشش کرے

دونوں عجیب آدمی سلنڈر میں سے بے ہوش شیلا کو
باہر نکال رہے تھے۔ ان کا سیاہ تھیلا ایک طرف پڑا تھا۔
ناگ خطرہ مول لیتے ہوئے رینگ کر ڈرم کے پیچھے سے
نکلا اور تھیلے کے پاس آ کر جلدی سے اس میں گھس گیا
تھیلے میں سفید اور زرد رنگ کی روئی پڑی تھی۔ ناگ اس
میں چھپ گیا۔ اب اسے صرف زرد اور سبز آدمی کے باتیں کرنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی آوازیں ہی آرہی تھیں۔

زرد اور سبز آدمیوں نے شیلا کو سلنڈر سے نکال لیا۔ زرد آدمی نے بے ہوش شیلا کو اپنے کندھے پر ڈالنے سے پہلے اسے ایک انجکشن لگایا اور کمرے سے باہر کی طرف چلا۔ سبز آدمی نے تھیلا اٹھا لیا۔ ناگ تھیلے میں سمٹ کر بیٹھا رہا۔

تہہ خانے کی ایک سیدھی لفٹ میں سوار ہو کر دونوں آدمی شیلا کو لے کر چیف کے کمرے میں آ گئے۔ اس کمرے میں شیشے کا ایک پلنگ اور شیشے کی میز اور شیشے کی دو کرسیاں رکھی تھیں۔ زرد اور سبز آدمیوں نے شیلا کو پلنگ پر ڈالا۔ اس کے اوپر سفید رنگ کا کمبل سا ڈال گئے۔ کالا تھیلا انہوں نے پلنگ کے پاس ہی فرش پر رکھ دیا تھا۔ ناگ موقع دیکھ کر تھیلے سے رینگ کر باہر نکلا اور تیزی سے پلنگ کے نیچے گھس گیا۔

دونوں آدمی کمرے سے چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد کمرے کا دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا۔ ان کے جانے کے بعد ناگ پلنگ کے نیچے سے نکل کر آیا۔ اس نے دیکھا کہ پلنگ پر لیٹی ہوئی شیلا کو ہوش آ رہا تھا۔ ناگ انسانی شکل میں آنے ہی لگا تھا کہ

اچانک دروازہ کھل گیا۔ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ناگ دوبارہ پلنگ کے نیچے گھس گیا۔

دروازے پر چیف کھڑا تھا۔ اس کے چاروں بازوؤں میں سے ایک بازو کے ہاتھ میں شیشے کا چمکیلا گولا تھا۔ دوسرے ہاتھ میں فولاد کی چھڑی تھی۔ وہ پلنگ کے قریب آ کر غور سے شیلا کو تکنے لگا۔

شیلا نے آنکھیں کھول دیں۔ اپنے سامنے ایک ڈراؤنی شکل والے آدمی کو دیکھ کر اس نے چیخ ماری اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ پلنگ پر سمٹ گئی اور سہمی ہوئی آنکھوں سے چیف کو تکنے لگی جس کے بن مانس ایسے سرخ جسم پر ہلکی ہلکی پشم سی اگی ہوئی تھی۔ چہرے پر گول آنکھیں تھیں۔ ناک کی جگہ سوراخ تھا اور منہ غائب تھا۔ اس کے چار بازو آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے۔ چیف نے چمکیلا گولا میز پر رکھ دیا اور شیشے کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"میں تمہاری زمین کی زبان میں تم سے بات کر رہا ہوں۔ دیکھو۔ میں پہاڑ کے اندر کی دنیا کا چیف ہوں۔ میں نے تم سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تمہیں یہ فیصلہ منظور کرنا ہوگا۔ کیونکہ اب تم مرتے دم تک یہاں سے باہر نہیں جا سکو گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شیلا نے ڈری ڈری آواز میں کہا۔

"تم — تم انسان نہیں ہو۔ تم بن مانس ہو۔ میں بن مانس سے شادی نہیں کر سکتی۔"

چیف کی باریک مگر غصے سے بھری ہوئی آواز بلند ہوئی۔

"میں تمہاری طرح کا انسان نہیں ہوں۔ مگر میرے اندر تمہارے انسانوں سے زیادہ عقل ہے۔ میں چیف ہوں۔ اگر تم نے انکار کیا تو تمہیں تیزاب میں ڈال کر ختم کر دیا جائے گا۔ میں تمہیں آج کے دن کی مہلت دیتا ہوں۔ میں شام کو آؤں گا۔"

یہ کہہ کر چیف نے چمکیلا گولا اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

ناگ نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی تو پلنگ کے نیچے لیٹے لیٹے اس نے سانپ سے انسان کی شکل بدل لی اور باہر نکل آیا۔ وہ شیلا کے سامنے سانپ کی شکل میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ شیلا ابھی تک سہمی بیٹھی تھی۔ مگر اپنے سامنے ناگ کو دیکھ کر اس کو حوصلہ ہوا۔ شیلا نے ناگ کو پہلے نہیں دیکھا تھا۔ مگر اپنے سامنے اپنے جیسے انسان کو دیکھ کر اس کی ہمت بندھ گئی تھی۔ اس نے ناگ سے پوچھا۔

"تم انسان ہو۔ میرے جیسے انسان۔ مگر تم —

تم یہاں کیسے آ گئے؟"

ناگ نے سوچا کہ شیلا کے سامنے ساری بات کھول دینی چاہیئے۔ چنانچہ اس نے کہا۔

"شیلا! میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں عنبر کا دوست ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہی اپنی زمین سے اس سیارے پر آیا تھا۔ یہاں کیسے پہنچا؟ یہ سوال مت پوچھنا۔ بس یوں سمجھ لو کہ میرا دوست عنبر بھی اسی تہہ خانے میں کسی جگہ بند ہے۔ اور میرے ساتھ تمہاری خلاباز ٹیم کا سائنس دان مسٹر سٹون بھی آ رہا ہے۔"

شیلا نے بے تاب ہو کر کہا۔

"کہاں ہے مسٹر سٹون؟"

ناگ نے کہا۔

"وہ اس تہہ خانے والی پہاڑی کے باہر میرا انتظار کر رہا ہے۔"

شیلا بولی۔

"اگر تم پلنگ کے نیچے چھپے ہوئے تھے تو تم نے وہ ساری باتیں سن لی ہوں گی جو میرے اور چیف کے درمیان ہوئی ہیں۔"

ناگ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہاں — میں نے سب کچھ سُن لیا ہے۔ یہ جیف کسی زمینی عورت سے شادی کر کے ایسی نسل پیدا کرنا چاہتا ہے جو اس کے خیال میں یہاں کی نسل کے مقابلے میں زیادہ طاقتور ہو گی"

شیلا نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔

"نہیں — میں اس بن مانس سے شادی نہیں کروں گی۔ میں مرنا پسند کروں گی مگر یہ شادی ہر گز نہیں ہونے دوں گی"

ناگ نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو۔ کوئی بھی اس سے شادی کرنا پسند نہیں کرے گا"

شیلا بولی۔

"تم مجھے یہاں سے نکال کر لے چلو۔ خدا کے لیے مجھے اس جہنم سے نکال لو"

ناگ بولا۔

"میں اسی لیے یہاں آیا ہوں۔ مجھے عنبر کی بھی تلاش ہے۔ کیا تمہیں عنبر کے بارے میں کچھ معلوم ہے؟"

شیلا نے کہا۔

"ہم دونوں میرا خیال ہے ایک ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ اگر یہ لوگ مجھے یہاں لائے ہیں تو عنبر کو بھی ضرور لے آئے ہوں گے"

ناگ پلنگ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"لیکن سب سے پہلے تمہیں اس عفریت سے بچانا ہو گا۔ یہ کام سب سے زیادہ اہم ہے"

شیلا نے ناگ کا ہاتھ تھام لیا اور گڑ گڑا کر بولی۔

"خدا کے لیے مجھے اس عفریت سے بچاؤ۔ نہیں تو میں خودکشی کر لوں گی۔ میں تیزاب کے ڈرم میں گر کر اپنی زندگی ختم نہیں کرنا چاہتی"

ناگ کسی سوچ میں گم تھا۔ اس کا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا۔ اس نے شیلا کی طرف دیکھا اور کہا۔

"میرا نام ناگا ہے۔ تم مجھے اس نام سے پکار سکتی ہو۔ اب رہ گیا تمہیں یہاں سے باہر نکالنے کا سوال تو حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس تہہ خانے کے راستوں کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اور پھر ان لوگوں نے بڑے سخت انتظامات کر رکھے ہیں۔ اور اگر میں تمہیں لے کر نکلا تو ظاہر ہے یہ لوگ ہمیں پکڑ لیں گے اور مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شیلا اگرچہ عورت تھی مگر ایک آزاد ملک امریکہ کی عورت تھی۔ اس نے بہت جلد اپنی مایوسی پر قابو پا لیا اور اب وہ یہاں سے فرار کی سکیم پر غور کرنے لگی تھی۔
ناگ نے کہا۔

"میری رائے یہ ہے کہ تم چیف سے کہو کہ تم اس سے شادی کرنے پر تیار ہو۔ مگر تمہیں ایک ہفتے کی مہلت چاہیئے۔ کہہ دینا کہ میری طبیعت خراب ہے۔"

شیلا بولی۔

"اس سے کیا فائدہ ہو گا؟ ہم ایک ہفتے کے بعد بھی اسی جگہ قید ہوں گے۔"

ناگ نے کہا۔

"نہیں اس دوران میں یہاں عنبر کو بھی کسی نہ کسی طرح تلاش کروں گا۔ پھر ہم دو آدمی ہو جائیں گے اور ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔"

شیلا نے کہا۔

"لیکن تم یہاں عنبر کی تلاش میں کیسے چل پھر سکو گے؟ یہ بھیانک مخلوق تو تمہیں یہاں سے نکلتے ہی پکڑ کر مار ڈالے گی۔"

ناگ اب اسے کیا بتاتا کہ وہ کسی بھی جانور کا روپ بدل کر یہاں عنبر کو تلاش کر سکتا ہے۔ اس نے شیلا کو کہا۔

"یہ بات تم مجھ پر چھوڑ دو۔ بس تم اتنا سمجھ لو کہ میرے پاس ایک ایسا منتر ہے جس کو پڑھ کر میں غائب ہو جاتا ہوں۔"

شیلا ناگ کو شک کی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ناگا؟ ہماری دنیا میں ابھی تک سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ کوئی انسان غائب ہو جائے۔"

ناگ بولا۔

"خدا کے لیے آگے سے اعتراض مت کرو۔ بس تم خاموش رہو۔ میں جو کچھ کروں مجھے کرنے دو اور میری کسی حرکت پر حیران نہ ہونا اور نہ مجھ سے کوئی سوال پوچھنا۔ اب تم ویسے ہی کرو۔ جیسا میں نے تمہیں کہا ہے۔ چیف رات کو آئے گا اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا اور یہ کہنا کہ تم شادی پر تیار ہو مگر تمہیں ایک ہفتے کی مہلت چاہیئے۔"

شیلا نے ایک آہ بھر کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ایسا ہی کروں گی۔ مگر تم یہاں سے کیسے نکلو گے مسٹر ناگا؟"

ناگ نے کہا۔

"میں کسی نہ کسی طرح نکل جاؤں گا۔ تم بے فکر رہو۔"

یہ کہہ کر ناگ کرسی پر بیٹھ گیا اور شیلا کے ساتھ عنبر اور سائینس دان سٹون کی باتیں کرنے لگا۔

"مسٹر سٹون پہاڑ کی کھوہ میں میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ مجھے ان کے پاس بھی جانا ہے۔ کہ کہیں ان پر کوئی مصیبت نہ آ جائے۔"

یہ الفاظ ابھی ناگ کے منہ میں ہی تھے کہ گھرر کی آواز آئی۔ کوئی آ رہا تھا۔ ناگ جلدی سے پلنگ کے نیچے جا کر چھپ گیا۔ وہ ایک سیکنڈ میں انسان سے سانپ بن گیا اور فرش کے ساتھ چپک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ دروازے میں وہی زرد آدمی نمودار ہوا۔ وہ اپنے ساتھ ایک چھوٹی سی مشین لایا تھا جس کے نیچے چھوٹے پہیے لگے تھے۔ مشین کو اس نے دیوار کے ساتھ لگا دیا اور خود شیلا کے پاس آ کر شیلا کی زبان میں بولا۔

"یہ مشین یہاں تمہاری زمین کی فضا پیدا کرنے میں

مدد دے گی۔"

اس دوران ناگ فرش پر تیزی سے رینگتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔ ناگ نے دیکھا کہ وہ ایک راہ داری میں آگیا ہے جہاں چھت پر سے روشنی پڑ رہی ہے۔ راہ داری خوش قسمتی سے خالی تھی۔ ناگ احتیاط کے طور پر فرش پر رینگنے کی بجائے تیزی سے دیوار پر چڑھ کر چھت کے ساتھ چپک گیا اور آگے بڑھنے لگا۔

آگے راہ داری بائیں جانب گھوم گئی۔ ناگ بھی اسی طرف چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک کمرے کے روشن دان میں سے بنفشی رنگ کی روشنی باہر آ رہی ہے۔ ناگ نے روشن دان سے جھانک کر دوسری جانب دیکھا تو خوشی سے جھوم گیا۔ دوسری جانب کمرے کے وسط میں شیشے کا ایک بکس پڑا تھا۔ اس بکس میں عنبر خاموش لیٹا ہوا تھا۔ ناگ روشن دان میں سے رینگ کر کمرے میں آگیا کمرہ خالی پڑا تھا۔ ناگ نے دروازے کو دیکھا جو باہر سے بند تھا اور پھر عنبر کے بکس کے پاس آ کر انسانی شکل اختیار کر لی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر اور خلائی مخلوق

عنبر بکس میں بے ہوش پڑا تھا۔

مگر وہ ناگ کو دیکھ رہا تھا۔ بکس میں بنفشی شعاعیں بھری ہوئی تھیں۔ ناگ نے کونے والا بٹن نیچے کر دیا۔ بکس میں روشنی بجھ گئی۔ ناگ بکس کا ڈھکنا اٹھا کر عنبر کو بکس میں سے باہر نکال کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ عنبر ہوش میں ہی تھا مگر وہ حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ ناگ نے کہا۔

"عنبر تم میری آواز سن رہے ہو؟"

ناگ نے عنبر کی آنکھوں سے اندازہ لگا لیا کہ عنبر اس کی آواز سن رہا ہے۔ ناگ نے کمرے کا جائزہ لیا۔ وہاں سوائے شیشے کے بکس کے اور کچھ نہیں تھا۔ اتنے میں عنبر نے حرکت کی۔ ناگ نے عنبر کا بازو تھام لیا۔ عنبر کا بازو جو پہلے ٹھنڈا تھا اب گرم ہو گیا تھا۔ عنبر نے آہستہ سے اپنے ہونٹ کھولے اور کہا۔

"ناگ مجھے اپنے اندر طاقت محسوس رہی ہے۔"

اور عنبر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر بولا۔

"میرا خیال ہے ان بنفشی شعاعوں نے میری کھوئی ہوئی طاقت واپس کر دی ہے۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہوا ہے۔ یہ بتاؤ کہ شیلا کہاں ہے؟"

ناگ نے جلدی جلدی عنبر کو سائنس دان مسٹر سٹوٹن اور شیلا کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ عنبر نے کہا۔

"یہ ایک بڑی خطرناک مخلوق ہے۔ ہمیں یہ کچھ معلوم نہیں کہ یہ لوگ مرتے بھی ہیں کہ نہیں؟ تم نے شیلا کو چیف سے ایک ہفتے کی مہلت لینے کا کہا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہم اسے لے کر یہاں سے کیسے باہر نکل سکیں گے۔"

ناگ نے کہا۔

"تمہاری طاقت اگر واپس آ گئی ہے تو ہمیں اس سے بڑی مدد ملے گی۔"

عنبر بولا۔

"مجھے کچھ پتہ نہیں کہ اس مخلوق کے جوابی حملے سے ایک بار پھر میری طاقت ختم ہو جائے۔ میں مر تو نہیں سکوں گا لیکن تمہاری اور شیلا کی جان خطرے میں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے اٹھ کر دروازے کو ہاتھ لگا کر دیکھا۔ پھر ذرا سا دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ اس کا تالا ٹوٹ چکا تھا۔ عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"میری طاقت سچ مچ واپس آگئی ہے ناگ!"

ناگ نے کہا۔

"یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اب ہمیں شیلا کو لے کر یہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

عنبر بولا۔

"دروازہ کھل گیا ہے تم سانپ بن کر میرے ساتھ آؤ۔ اس وقت ہمیں غیبی شیشہ ہی اس مشکل سے نکال سکتا ہے۔"

ناگ خوشی سے اُچھل پڑا۔

"ارے میں تمہارے شیشے کو تو بھول ہی گیا تھا۔ کیا وہ ابھی تک تمہاری جیب میں ہی ہے؟"

"ہاں" عنبر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کہا۔ "غیبی شیشہ خوش قسمتی سے میری جیب میں ہی ہے۔ اس مخلوق نے شاید اس شیشے کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔"

عنبر نے غیبی شیشہ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔

ناگ نے سانپ کی شکل اختیار کر لی۔ عنبر نے ناگ کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیا اور کہا۔

"میری رہنمائی کرنا کہ شیلا کون سے کمرے میں بند ہے ہمیں اس وقت اسے وہاں سے نکال کر یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔"

ناگ نے سانپ کی زبان میں کہا۔

"لیکن ہمیں یہ نہیں پتہ کہ اس تہہ خانے سے باہر جانے والا راستہ کون سا ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"یہ بھی معلوم کر لیں گے۔"

عنبر راہ داری میں آگیا۔ اس نے اپنے پیچھے کمرے کو اسی طرح بند کر دیا۔ جس کمرے میں شیلا بند تھی وہ راہ داری کے دوسرے کونے پر تھا اور ناگ ابھی ابھی وہاں سے نکل کر آیا تھا۔ وہ عنبر کی راہ نمائی کر رہا تھا۔ عنبر شیلا کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ خوش قسمتی سے راستے میں کسی نے اُن کا راستہ نہ روکا۔ شیلا اسی طرح سہمی ہوئی پلنگ پر بیٹھی تھی۔

ناگ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ہی انسانی شکل میں آگیا تھا اور اس نے عنبر کو بتا دیا تھا کہ شیلا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو اس کے سانپ بننے کی خبر نہیں ہے۔ عنبر اور ناگ کو دیکھ کر شیلا کو بڑا حوصلہ ہوا۔ وہ عنبر کی طرف دیکھ کر بولی۔

"پیارے دوست عنبر! خدا کا شکر ہے تمہیں زندہ حالت میں دیکھ رہی ہوں"

عنبر نے کہا۔

"شیلا! اب جلدی سے اٹھو اور ہمارے ساتھ چلو ہم یہاں سے نکل رہے ہیں"

شیلا چھلانگ لگا کر پلنگ سے اتر آئی۔ وہ تینوں کمرے کے دروازے کی طرف بڑھے۔ غیبی شیشہ عنبر کے ہاتھ میں تھا۔ وہ راہ داری میں پہنچے ہی تھے کہ اچانک سا[منے] سے زرد آدمی آتا دکھائی دیا۔ زرد آدمی نے ان تینوں [کو] دیکھا تو وہیں رک گیا۔

وہ حملہ کرنے ہی والا تھا مگر عنبر نے اسے اتنا مو[قع] نہ دیا۔ عنبر غیبی شیشے کا بٹن دبا کر اس پر روشنی پھینک چکا تھا۔ روشنی کا گولا زرد آدمی پر پڑا تو اس کا چار بازو والا جسم سفید ہو کر ذروں میں بدل گیا اور پھر وہ غائب ہو گیا۔ اب وہ راہ داری میں مشرق کی طرف بھاگ اٹھے۔ راہ داری کے کونے میں ایک لفٹ لگی تھی۔ لفٹ کا د[روازہ]

[کھلا ہو]ا تھا۔ عنبر نے بٹن دبا دیا۔ لفٹ اوپر سے نیچے آ کر اپنے آپ [کھ]ل گئی۔ عنبر ناگ اور شیلا لپک کر اس میں سوار ہو [گئے]۔ لفٹ انہیں لے کر اوپر جا کر رک گئی۔

دروازہ کھلا تو عنبر نے سر باہر نکال کر دیکھا۔ اس نے جلدی سے اپنا سر پیچھے کر لیا۔ کیونکہ لفٹ ایک [بڑے] ہال کمرے میں آ کر رک گئی تھی جہاں عنبر نے چیف [کو] دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے ساتھ شیشے کے ستونوں کی [جا]نب جا رہا تھا۔

عنبر نے سرگوشی کی۔

"خاموش رہو۔ چیف جا رہا ہے"

شیلا کو عنبر اور ناگ نے اپنے پیچھے چھپا لیا تھا۔

اچانک چیف کی آواز سنائی دی۔

"لفٹ اوپر آئی ہے مگر اس کے اندر سے کوئی نہیں نکلا —— یہ کیا بات ہے"

عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"مصیبت اس طرف آ رہی ہے۔ میں تیار ہوں تم لوگ میرے پیچھے رہنا"

چیف اپنے دونوں آدمیوں کے ساتھ لفٹ کی طرف بڑھا۔ جس کا دروازہ کھلا تھا۔ عنبر کے لیے یہ ایکشن کا لمحہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ وہ ایک دم سے لفٹ سے نکل کر سامنے آگیا اور اس نے غیبی شیشے کا بٹن دبا دیا۔ شیشے کا روشن دائرہ چیف اور اس کے دو آدمیوں پر پڑا۔ ایک آدمی چھلانگ لگا کر پیچھے کو بھاگا۔ مگر چیف اور زرد رنگ والا آدمی غیبی روشنی کے شیشے کی زد میں آچکے تھے۔

اس روشنی کا عمل اس قدر تیز تھا کہ اس کی کرنوں میں آتے ہی چیف اور اس کے ساتھی کا جسم سفید ہو کر دیکھتے دیکھتے ذروں میں بدل کر غائب ہو گیا۔ عنبر نے چلا کر کہا۔

"جو بھاگ رہے ہیں انہیں جانے دو۔ جلدی سے اس طرف دوڑو۔"

عنبر ناگ اور شیلا شیشے کے ستونوں والے کمرے سے نکل کر دوسرے ہال کمرے میں آگئے۔ یہاں چار آدمی کھڑے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لیزر گن سے فائر کر دیا۔ عنبر اور شیلا کی خوش قسمتی تھی کہ فائر ان کے قریب سے گزر گیا۔

اتنی دیر میں یہ چاروں کے چاروں آدمی عنبر کے غیبی شیشے کی زد میں آکر غائب ہو چکے تھے۔ یہاں سے ایک شیشے کا زینہ اوپر جاتا تھا۔ عنبر، ناگ اور شیلا

بھاگ کر زینہ چڑھنے لگے۔ اوپر ایک گول سرنگ تھی۔ سرنگ آگے جا کر جہاں بند ہوتی تھی وہاں ایک اور چار بازوؤں والا پہرے دار کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔ اس نے زمینی انسانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اپنی گن کا رُخ ان کی طرف کر دیا۔ عنبر چلایا۔

"زمین پر لیٹ جاؤ۔"

وہ ایک دم سے زمین پر لیٹ گئے۔ عنبر نے لیٹے لیٹے غیبی شیشے کی روشنی پہرے دار پر ڈالی جس کی گن کا فائر عنبر کے بازو پر آ کر لگا تھا مگر عنبر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ روشنی کے دائرے میں آتے ہی پہرے دار اپنی جگہ پر سفید ہو کر جم گیا اور پھر سفید ذروں میں تبدیل ہو کر ایک سیکنڈ میں غائب ہو گیا۔

عنبر نے اٹھ کر سامنے والی دیوار کو ٹٹول کر دیکھا۔ ناگ اور شیلا بھی اس کے پاس آگئے۔ یہاں اندھیرے میں عنبر نے ایک خفیہ روشنی چمکتی دیکھی۔ یہ روشنی ایک تکونی ہتھی میں سے نکل رہی تھی۔ عنبر نے اس ہتھی کو کھینچ دیا۔ اس کے ساتھ ہی دیوار ایک طرف کو کھسک گئی اور پہلی بار دن کی روشنی سامنے نظر آئی۔ وہ چھلانگیں لگا کر دروازے میں سے باہر نکل گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان کے باہر نکلنے کے بعد پہاڑ کا دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا۔

ناگ انہیں لے کر سیدھا پہاڑوں کے درمیان والے درّے میں پہنچا۔ یہاں ناگ سائنس دان مسٹر سٹون کو چھوڑ گیا تھا۔ مگر وہ وہاں نہیں تھا۔

عنبر نے کہا۔

"یہ کہاں چلا گیا؟ کہیں اس مخلوق تو اسے پکڑ کر نہیں لے گئی؟"

ناگ اور شیلا نے ادھر اُدھر دیکھا۔ شیلا کو ایک پتھر کے پیچھے مسٹر سٹون نظر آیا۔ وہ لپک کر وہاں گئے تو دیکھا کہ سفید بالوں والا سائنس دان بڑے مزے سے سو رہا تھا۔ شیلا نے اسے جگایا تو وہ آنکھیں مَل کر بولا۔

"شیلا یہ تم ہو؟"

پھر وہ عنبر اور ناگ کو بھی دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور بولا۔

"مسٹر ناگا! میں تمہاری امید چھوڑ بیٹھا تھا۔ مگر تم نے تو کمال کر دیا۔ تم تو سچ مچ شیلا اور عنبر کو نکال لائے۔"

عنبر نے کہا۔

"اب ہمیں یہاں سے فوراً چلے جانا چاہیئے۔ بھیانک مخلوق ہو سکتا ہے ہم پر اپنے مہلک ہتھیاروں سے حملہ کر دے۔"

سائنس دان کہنے لگا۔

"ہم کیمیاوی کیچڑ لیے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتے یہ کیچڑ ہی ہماری نجات کا واحد ذریعہ ہے۔"

ناگ بولا۔

"مگر عنبر کہتا ہے کہ اس کو ہاتھ لگانے سے اِسے جھٹکا لگا ہے اور وہ اور شیلا دونوں بے ہوش ہو گئے تھے۔"

سائنس دان نے کہا۔

"خواہ کچھ بھی ہو۔ یہ کیچڑ بڑا قیمتی ہے اس میں ایندھن کا خزانہ ہے۔ یہ ہمیں اس سیارے سے اپنی زمین پر واپس پہنچا سکتا ہے۔"

ناگ اور عنبر نے تالاب کی طرف دیکھا۔ ابھی تک پہاڑ کے خفیہ دروازے میں سے بھیانک مخلوق کا کوئی آدمی باہر نہیں نکلا تھا۔ شیلا نے کہا

"مسٹر سٹون! ہو سکتا ہے کہ رات ہونے کی وجہ سے اس کیچڑ میں ایٹمی انرجی آ گئی ہو۔ اس وقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سورج نکلا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے دن کی روشنی
میں یہ کیچڑ ایٹمی ری ایکشن سے پاک ہو گا۔"
ناگ بولا۔

"اس میں خطرہ ہے۔"
عنبر نے کہا۔

"یہ تجربہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ ہم بڑی مشکلوں
سے بھیانک مخلوق کی قید سے نکلے ہیں۔"
سائنس دان نے کہا۔

"میں کیچڑ کو نکالوں گا۔ اگر مجھے کچھ ہو بھی گیا تو میں
اپنی جان کی قربانی دے دوں گا۔ لیکن اس ایندھن کی
ہمیں اشد ضرورت ہے۔"

وہ تیز تیز چلتے تالاب کے پاس آکر رک گئے۔
عنبر نے جیب سے غیبی شیشہ نکال کر اس کی روشنی تالاب
کے اوپر پڑی ہوئی شیشے کی بلبلہ نما چھت پر ڈالی۔ چھت روشنی
پڑتے ہی غائب ہو گئی۔ سائنس دان نے جھک کر کیچڑ میں ہاتھ
ڈال لیا۔ وہ کیچڑ ہاتھ میں اٹھا لایا۔ وہ خوش ہو کر بولا۔

"شیلا! تمہارا اندازہ درست نکلا۔ کیچڑ میں کسی قسم
کا ری ایکشن نہیں ہے۔"

سائنس دان نے جیب سے رومال نکال کر کیچڑ کو اس

میں ڈال لیا اور بولا۔

"اب ہمیں یہاں سے فرار ہو جانا چاہیئے۔"

اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے پہاڑی درّے میں تیز
تیز چلنا شروع کر دیا۔ عجیب بات تھی کہ چار بازوؤں والی
مخلوق ان کے تعاقب میں اپنی زیر زمین لیبارٹری سے باہر نہیں
نکلی تھی۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا چیف اور زرد آدمی
جو سائنس دان تھا غائب ہو چکے تھے۔

دوپہر تک یہ چاروں پہاڑیوں میں چلتے رہے۔ دوپہر کے
بعد وہ ان کالے پہاڑوں سے باہر نکل آئے۔ ان کے سامنے ایک
سنگلاخ بنجر میدان تھا۔ سفر کرتے کرتے انہیں رات ہو گئی۔ سائنس
نے زرد غذائی گولیاں نکال کر شیلا اور ناگ عنبر کو دیں۔ یہ گولیاں
بھوک اور پیاس سے نجات دلاتی تھیں۔ ناگ عنبر کو ضرورت
تو نہیں تھی مگر وہ کھا گئے۔ رات انہوں نے ایک چھوٹی پہاڑی
کے دامن میں بسر کی۔ دوسرے دن صبح اٹھ کر اپنا سفر پھر
شروع کر دیا۔ اس طرح سفر کرتے کرتے عنبر، ناگ، شیلا
اور سائنس دان دریا کے کنارے پر پہنچ گئے۔

دریا پار کرنے کے بعد انہوں نے گھاٹی میں اسی پہاڑی
غار میں آکر دم لیا جہاں شیلا پہلی بار عنبر کو لے کر آئی تھی۔
شیلا اور سائنس دان بے حد تھک گئے تھے۔ یہاں انہوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے تھوڑی دیر آرام کیا۔ پھر آپس میں صلاح مشورہ کرنے لگے کہ انہیں خلائی شٹل تک کیسے پہنچنا چاہیئے۔

کیمیاوی ایندھن والا کیپچر سائنس دان کے پاس رومال میں بندھا ہوا پڑا تھا۔ اس رومال کو اس نے غار میں ایک طرف رکھ دیا تھا۔ شیلا کہنے لگی۔

"اگر ہم سب کے سامنے خلائی شٹل تک گئے تو وہ آدم خور خلاباز ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

سائنس دان کہنے لگا۔

"جب ہم نے انہیں بتایا کہ ہم اپنے ساتھ ایندھن لائے ہیں اور اب ہم اپنی زمین پر واپس جا سکتے ہیں تو وہ ہمیں کچھ نہیں کہیں گے۔ بلکہ وہ تو خوش ہوں گے۔"

شیلا نے کہا۔

"مسٹر سٹون! آپ بھول رہے ہیں کہ ہمارے ساتھی آدم خور بن چکے ہیں۔ اب انہیں اپنی زمین سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ وہ وحشی درندے بن گئے ہیں۔ اگر ہم ان کے پاس گئے تو وہ ہم سب کو کھا جائیں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کے پاس جاکر انہیں ایندھن کے بارے میں بتاکر سمجھانا چاہیے۔ آخر وہ پڑھے لکھے ہیں۔ وحشی ہو گئے ہیں تو کیا ہوا۔ وہ سمجھ جائیں گے اور ہم شٹل کے لیے ایندھن تیار کرنے کا عمل شروع کر سکیں گے۔"

سائنس دان بولا۔

"عنبر ٹھیک کہتا ہے شیلا! ہمیں ہر حالت میں اپنی خلائی شٹل تک جانا ہے۔ اس کیمیاوی کیپچر سے ہم خلائی شٹل میں جاکر ہی ایندھن نکال سکتے ہیں۔ وہاں چھپ کر بھی پہنچے تو خلاباز ساتھیوں کو ہمارے آنے کی خبر ہو جائے گی۔"

ناگ کہنے لگا۔

"میں اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔"

کافی غور و فکر کے بعد آخر وہ اسی نتیجے پر پہنچے کہ انہیں اپنے خلاباز ساتھیوں کے پاس جاکر انہیں سمجھانا چاہیئے۔ رات انہوں نے غار کے اندر ہی آرام کیا۔ دوسرے دن جب سورج نکل آیا تو عنبر، ناگ، مسٹر سٹون اور شیلا گھاٹی کے کھوہ سے نکل کر خلابازوں کی جھونپڑیوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ ایک گھنٹے بعد وہ اس جنگل میں آگئے۔ جس کے کنارے پر خلابازوں کی جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ جھونپڑیوں سے کچھ فاصلے پر یہ لوگ رک گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جھونپڑیوں پر خاموشی چھائی تھی۔ باہر بھی کوئی ڈاڑھی والا خلاباز نظر نہیں آرہا تھا۔ شیلا بولی۔

"اس وقت تو ہمارے ساتھی اپنے کسی مردہ ساتھی کے گوشت کو بھون کر کھا رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کہاں چلے گئے؟"

سائینس دان نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ہمارے ساتھی ابھی تک سو رہے ہوں۔ ہمیں چل کر معلوم کرنا چاہیئے۔"

جب وہ جھونپڑیوں کے درمیان گئے تو انہیں وہاں کسی جگہ بھی کوئی ساتھی نظر نہ آیا۔ عنبر نے کہا۔

"ہمیں مکانوں کے اندر جاکر معلوم کرنا چاہیئے۔"

وہ ایک جھونپڑی کے پاس گئے اس کا دروازہ بند تھا۔

عنبر نے دروازہ کھولا تو دن کی روشنی میں اسے اندر ایک خوفناک منظر نظر آیا۔ جھونپڑی کے فرش پر ڈاڑھی والے خلاباز کی لاش پڑی تھی۔ اس کا سینہ اور پیٹ پھٹا ہوا تھا اور اس کے اندر سے دل اور انتڑیاں نکالی جا چکی تھیں۔ سائینس دان، ناگ اور شیلا عجیب نظروں سے ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

عنبر نے کہا۔

"اس کے ساتھیوں نے اسے مار ڈالا ہوگا۔"

سائینس دان بولا۔

"اگر ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے اسے ہلاک کیا ہوتا تو اس کی لاش اب تک کھائی جا چکی ہوتی۔"

"تو پھر اس کو کس نے ہلاک کیا ہے؟" شیلا نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔

ناگ نے کہا۔

"ہمیں دوسری جھونپڑیوں میں چل کر پتہ کرنا چاہیئے وہاں دوسرے خلابازوں سے معلوم کرتے ہیں۔"

لیکن وہ جس جھونپڑی میں گئے وہاں پر خلاباز کی لاش اس حالت میں پڑی تھی کہ اس کے جسم میں سے دل اور انتڑیاں غائب تھیں۔ اب تو سائنس دان اور شیلا دہشت زدہ سے ہو کر رہ گئے۔

سوٹان نے کہا۔

"یہ کسی باہر والے نے حملہ کیا ہے۔ مگر یہاں باہر سے کون آسکتا ہے؟"

عنبر نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ناگ! کہیں ایسا تو نہیں کہ بھیانک مخلوق نے رات کو یہاں حملہ کر دیا ہو اور اپنے چیف کا بدلہ ان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لوگوں سے لیا ہو۔"

ناگ کہنے لگا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے۔"

وہ جھونپڑیوں سے نکل کر خلائی شٹل کی طرف چل پڑے۔ شیلا بڑی ڈری ہوئی تھی اور عنبر کے ساتھ لگ کر چل رہی تھی۔ خلائی شٹل میں کوئی خلاباز ساتھی نہیں تھا۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ان خلابازوں کو کسی گمنام بلا نے سوتے میں ہلاک کر کے اُن کی انتڑیاں اور دل کھا لیے ہیں۔ سائینس دان سٹون نے کیمیاوی کیچڑ کو خلائی شٹل کی دوسری منزل والی خلائی لیباٹری میں لے جا کر ایک سلنڈر میں ڈال دیا اور اس میں سے ایندھن نکالنے کا عمل شروع کر دیا۔

"ہمارے آدم خور ساتھیوں کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ہمارے ساتھ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم اس شٹل سے باہر نہیں نکلیں گے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہاں کوئی بلا آگئی ہے۔"

شیلا نے کہا۔

"میں تو شٹل میں ہی رہوں گی۔ اس کا دروازہ بھی ہم بند رکھیں گے۔"

ناگ مسکرایا۔

"اتنا ڈرنے کی بھی کیا ضرورت ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"زندگی موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

سائنس دان سٹون سلنڈر میں کچھ کیمیاوی قطرے ڈال رہا تھا۔ بولا۔

"مگر زندگی کی حفاظت کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔"

کیمیاوی دوائی کے قطرے ڈالنے سے کیچڑ میں سے بخارات نکلنے شروع ہو گئے۔ سائنس دان سٹون نے کہا۔

"یہ بخارات ایک بار جم کر برف بن جائیں گے۔ اس کے بعد یہ برف ایک لمبے تجرباتی عمل سے گزرے گی اور پھر ہمیں وہ ایندھن ملے گا۔ جو اس خلائی شٹل کو یہاں سے اُڑا کر ہمیں زمین تک پہنچا دے گی۔"

ناگ نے پوچھا۔

"اس کیچڑ سے ایندھن حاصل کرتے ہیں کتنے دن لگ جائیں گے؟"

سائینس دان نے کہا۔

"کم از کم ایک ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ دس روز تو ضرور لگیں گے۔"

شیلا خلائی شٹل کے کاک پٹ میں جا کر بیٹھ گئی۔ عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور ناگ بھی اس کے پاس آ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ سائنسدان اپنے تجربے میں مصروف تھا۔

شیلا نے عنبر سے کہا۔

"عنبر! کہیں یہ آدم خور بلا ہماری شٹل میں بھی تو نہیں آ جائے گی؟"

عنبر مسکرایا۔

"شیلا! تم فکر کیوں کرتی ہو۔ میں اور ناگ جب تک تمہارے پاس ہیں تمہیں کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔"

شیلا نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہاں عنبر! تم ٹھیک کہتے ہو۔ ناگا نے مجھے وہاں بتایا تھا کہ اس کے پاس کوئی خفیہ منتر ہے جس کو پڑھ کر یہ غائب ہو جاتا ہے۔ کیوں ناگ! تم واقعی غائب ہو جاتے ہو؟ مجھے غائب ہو کر دکھاؤ پلیز!"

ناگ نے ہنس کر کہا۔

"شیلا! میں تو تم سے مذاق کر رہا تھا۔ بھلا کبھی کوئی انسان بھی غائب ہو سکتا ہے۔"

"پھر تم اس کمرے میں کیسے پہنچ گئے تھے"؟ شیلا نے پوچھا۔

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر نے کہا

"شیلا! یہ تم کن باتوں میں پڑ گئی ہو۔ ناگ کبھی غائب نہیں ہوا۔ اس کے پاس ایسا کوئی منتر بھی نہیں ہے۔"

ناگ نے شیلا سے کہا۔

"تم پڑھی لکھی سائنس دان عورت ہو۔ پھر اس طرح کیوں ڈر رہی ہو؟"

شیلا نے تنک کر کہا۔

"ہم کوئی اپنی زمین پر نہیں ہیں۔ یہ ایک خلائی سیارہ ہے۔ یہاں کوئی بھی بلا ہم پر حملہ کر سکتی ہے اچھا۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ ہمارے ساتھی خلا بازوں کو کس نے بلاک کیا ہے؟"

عنبر کہنے لگا۔

"شیلا! ان باتوں کو بھول جاؤ۔ تم شٹل میں ہی رہنا۔ بالکل باہر مت نکلنا۔ ہم تمہاری حفاظت بھی تو کریں گے۔ تم کیوں گھبراتی ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"اور ہفتہ، دس دن ہی کی تو بات ہے۔ خلائی شٹل کو آٹھ دس دنوں میں ایندھن مل جائے گا پھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہم یہاں سے نکل جائیں گے۔"

سائنس دان سٹون ابھی تک تجربے میں لگا ہوا تھا۔ شیلا نے اس کے قریب جا کر کہا۔

"مسٹر سٹون! ہمارے ساتھی اگرچہ وحشی آدم خور ہو چکے تھے پھر بھی وہ ہمارے ساتھی تھے۔ ہمیں ان کی لاشوں کو مناسب جگہ دفن کر کے اوپر صلیب لگا دینی چاہیئے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ ہمارا فرض نہیں ہے؟"

سائینس دان بولا۔

"میں ایک سائینس دان ہوں۔ میرے نزدیک آدمی جب مر جاتا ہے تو اس کے جسم کے اجزا بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور وہ قبر کے اندر ہوں یا باہر انہیں مٹی میں ہی ملنا ہوتا ہے۔"

شیلا نے کہا۔

"پھر بھی ہم اپنے ساتھیوں کو اس طرح بے گور و کفن نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ غیر اخلاقی بات ہے۔"

سائینس دان نے کہا۔

"تو پھر تم جا کر جھونپڑیوں میں سے لاشیں ایک جگہ میچ کر کے انہیں گڑھا کھود کر دفن کر دو۔ میں تو انتہائی

اہم کام کر رہا ہوں۔ تم عنبر کو ساتھ لے جاؤ۔"

شیلا نے عنبر سے ذکر کیا تو بولا۔

"میں تیار ہوں مگر تم کو ڈر نہیں لگے گا؟ تم تو کہتی تھیں کہ تم اس خلائی شٹل سے اب باہر نہیں نکلو گی۔"

شیلا نے کہا۔

"یہ ہمارا مذہبی فرض ہے۔ کیا تم میرے ساتھ نہیں چلو گے؟ تم میرے ساتھ ہو گے تو مجھے ڈر نہیں لگے گا۔"

ناگ عنبر کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔ عنبر نے کہا۔

"اچھا بی بی چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

عنبر نے شیلا کو ساتھ لیا اور شٹل سے نکل کر جھونپڑیوں کے سامنے آ گیا۔ ایک جھونپڑی میں سے بیلچہ نکال کر وہ گڑھا کھودنے لگا۔ شیلا اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔ عنبر کی طاقت کا شیلا کو ابھی تک علم نہیں ہوا تھا۔ عنبر نے اپنی پوری طاقت دکھانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ پھر بھی وہ تیزی سے گڑھا کھود رہا تھا۔ جب گڑھا تیار ہو گیا تو عنبر نے کہا۔

"چلو اب ایک ایک کر کے جھونپڑیوں میں سے لاشیں نکالتے ہیں۔"

اتنے میں وہاں ناگ اور سٹون بھی آ گئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہم تمہاری مدد کرنے آئے ہیں۔"

ناگ اور عنبر نے جھونپڑیوں میں سے خلا بازوں کی ساری پھٹی ہوئی لاشیں نکال کر گڑھے میں ڈال کر گڑھے میں مٹی بھر دی۔ شیلا نے ایک جھونپڑی میں سے لکڑی کی چھوٹی صلیب لے کر گڑھے کے اوپر لگا دی۔ اور ہاتھ باندھ کر آنکھیں بند کیئے دعا مانگنے لگی۔ عنبر اور ناگ نے بھی ہاتھ باندھ کر اپنی آنکھیں بند کرلیں اور دل میں خدا سے اِن خلا بازوں کی مغفرت کے لیے دعا کرنے لگے۔ ان تینوں کی آنکھیں بند تھیں کہ ایک خوفناک چیخ کی آواز سنائی دی۔ سب نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں۔ شیلا تو ڈر کر عنبر کے پیچھے ہو گئی۔

چیخ کے بعد موت ایسا سناٹا چھا گیا۔ ناگ عنبر اور سائنسدان چاروں طرف دیکھنے لگے۔ چیخ کی آواز انسان اور کسی درندے کی ملی جلی آواز تھی۔ سائنس دان سٹون نے خلائی شٹل کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"جلدی سے شٹل کے اندر چلے چلو۔ یہ کوئی خلائی درندہ ہے۔"

عنبر اور ناگ اس درندے کا کھوج لگانا چاہتے تھے مگر شیلا اور مسٹر سٹون کے مجبور کرنے پر انہیں بھی شٹل کی طرف جانا پڑا۔ خلائی شٹل میں داخل ہونے کے بعد اس کا

فولادی دروازہ بند کر دیا گیا۔ شٹل کی دوسری منزل کی گول کھڑکی کے شیشے میں سے یہ لوگ باہر دیکھنے لگے۔

اس وحشت ناک چیخ کے بعد کسی کی چیخ کی آواز نہ آئی۔ سائنس دان نے کہا۔

"ہمیں یہاں دو برس ہو گئے ہیں رہتے ہوئے مگر یہ چیخ ہم نے پہلی بار سنی ہے۔"

شیلا کہنے لگی۔

"ہو سکتا ہے یہ وہی خلائی مخلوق ہو اور ہماری تلاش میں یہاں آئی ہو۔"

ناگ بولا۔

"ہم میں سے کسی کو باہر جا کر اس مخلوق کا پتہ چلانا چاہیئے۔"

شیلا غصے سے بولی۔

"تم بہت بہادر بنتے ہو ناگ! ہمیں تمہاری زندگی کی بھی فکر ہے۔"

مسٹر سٹون نے کہا۔

"ہم ابھی اسی خلائی شٹل میں رہیں گے۔ ہمیں خلائی درندے کے پیچھے جانے اور اپنی زندگی خطرے میں ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر وہ دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے بولا۔

"مجھے ایندھن بنانے کا کام تیز کر دینا چاہیئے تاکہ ہم جتنی جلدی ہو سکے اس منحوس سیارے سے نکل جائیں۔ اب تو ہمارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی نہیں بچا۔"

سائنس دان مسٹر سٹون اپنی خلائی شٹل کی چھوٹی سی لیباٹری کی طرف چلا گیا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نسواری پہاڑ کا راز

شیلا نے عنبر سے کہا۔

"عنبر! مجھے تو یقین ہے کہ یہی وہ خلائی درندہ ہے جس نے ہمارے ساتھی خلا بازوں کو ہلاک کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔"

شیلا بڑی ہمدردی سے بولی۔

"عنبر! تم ہرگز باہر مت جانا۔"

ناگ مسکرا کر کہنے لگا۔

"فکر نہ کرو۔ تمہارے دوست عنبر کو کچھ نہیں ہوگا۔"

شیلا نے کہا۔

"ناگ! تم کہتے ہو، تمہیں ایک ایسا منتر آتا ہے جس کو پڑھ کر تم غائب ہو سکتے ہو تو پھر تم غائب ہو کر باہر جاؤ۔ اور اس خلائی بیچنچ کا کھوج لگاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ عنبر کی طرف دیکھنے لگا۔ عنبر نے کہا۔

"وقت آنے پر ناگ ضرور غائب ہو کر پتہ چلائے گا"

دن گزرتا چلا گیا۔ جب دوپہر کا وقت ہوا تو اچانک آسمان پر کالے سیاہ بادل چھانے لگے۔ شیلا لیباٹری میں مسٹر سٹوڈن کی مدد کر رہی تھی۔ عنبر اور ناگ خلائی شٹل کے انجن روم یعنی کاک پٹ میں بیٹھے ماریا اور کیٹی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

"عنبر! ماریا اور کیٹی بہت یاد آتی ہیں۔ ان سے ملے عرصہ گزر گیا ہے۔ کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ تھیوسانگ بھی تو ان کے ساتھ ہی ہے"

عنبر کہنے لگا۔

"ہاں ناگ! اتنی دیر ہم پہلے کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں رہے۔ اس سیارے پر تو مجھے یقین ہے کہ ماریا اور کیٹی وغیرہ نہیں ہیں"

ناگ نے کہا۔

"اب یہ تو ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اگر خلائی شٹل کا ایندھن تیار ہو گیا تو ہم ان لوگوں کے ساتھ واپس اپنی زمین پر جا کر کیا کریں گے۔ مجھے نہیں یقین کہ ماریا اور کیٹی ہماری زمین

پر ہوں۔ وہ تو خلا میں سفر کر رہی تھیں۔ جب میں ان سے الگ ہوا تھا"

عنبر بولا۔

"ناگ بھیا! کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ماریا کیٹی کہاں ہیں۔ وہ ہماری زمین پر بھی پہنچ سکتی ہیں اور خلا میں کسی سیارے پر بھی اُتر سکتی ہیں"

ناگ نے کہا۔

"تو پھر تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ہمیں اس خلائی شٹل میں شیلا اور سٹوڈن کے ساتھ واپس اپنی زمین پر چلے جانا چاہیئے؟"

عنبر تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہا۔ پھر اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر بولا۔

"میری رائے میں تو ہمیں ان لوگوں کے ساتھ ہی اس منحوس سیارے سے نکل جانا چاہیئے۔ اپنی زمین پر پہنچ کر دیکھ لیں گے"

پھر وہ ناگ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

"اور ابھی یہ تو بھی پوری طرح یقین نہیں کہ ہماری خلائی شٹل زمین پر پہنچ بھی سکے گی کہ نہیں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا ۔

"وہ سائنس دان اسٹون کیچر سے ایندھن ضرور تیار کر لے گا ۔ وہ بڑا لائق سائنس دان ہے ۔"

"تو پھر چلے چلیں گے اپنی زمین پر ۔ ہم اکیلے یہاں رہ کر کیا کریں گے ؟" عنبر نے کہا ۔

ناگ خلائی شٹل کی کھڑکی کے شیشے میں سے باہر دیکھنے لگا

"بڑے کالے کالے بادل چھا رہے ہیں عنبر! اتنے کالے بادل ہماری زمین پر نہیں ہوتے ۔"

عنبر بھی باہر تکنے لگا ۔ بادل واقعی بڑے کالے سیاہ تھے اور اب ان میں بجلی چمکنے لگی تھی اور وہ گرجنے بھی لگے تھے ان کی گرج سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے جنگل میں دو کہیں شیر دھاڑ رہے ہوں ۔ دن کا تیسرا پہر تھا ۔ مگر کالے کالے بادلوں کی وجہ سے باہر اندھیرا سا چھا گیا ۔

اتنے میں شیلا کاغذ کے گلاسوں میں کافی بنا کر لے آئی ۔

"عنبر تم نے کبھی کافی پی ہے ؟ کافی کا ایک ڈبہ میں نے یہاں بچا کر رکھا ہوا تھا ۔ یہ لو تم بھی پیو ۔ ناگ !"

عنبر نے کافی کا گلاس لے کر کہا ۔

"شیلا ! میں کوئی جنگلی آدمی نہیں ہوں ۔ ترقی یافتہ ماڈرن دنیا میں رہتا ہوا یہاں آیا ہوں ۔"

شیلا نے عنبر کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا ۔

"سوری عنبر ! تم تو ناراض ہو گئے ۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا ۔"

ناگ بولا ۔

"بھئی کافی کی اس وقت مجھے بھی ضرورت محسوس ہو رہی تھی ۔ دیکھو نا باہر کتنے کالے کالے بادل چھا رہے ہیں ۔"

"اور گرج بھی رہے ہیں ۔" عنبر نے کافی کا گھونٹ لے کر کہا ۔

شیلا بولی ۔

"کبھی کبھی یہاں بڑے گھنے بادل چھا جایا کرتے ہیں ۔ اور بارش بھی خوب ہوتی ہے ۔"

باہر بارش شروع ہو گئی ۔ بجلی رہ رہ کر چمکتی ۔ بادل گرجتے ۔ بارش بڑی موسلا دھار ہونے لگی تھی ۔ شیلا کافی کا گلاس لے کر لیباٹری کی طرف جاتے ہوئے بولی ۔

"ارے میں مسٹر سٹوق کو کافی دینا بھول ہی گئی ۔"

ناگ نے پوچھا ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ایندھن تیار کرنے کا کام کہاں تک پہنچا ہے؟"
شیلا دروازے میں گردن گھما کر بولی۔

"مسٹر سٹون کا کام شیڈول کے مطابق ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے ایک ہفتے کے بعد ہم اس شٹل کو لے کر یہاں سے پرواز کر جائیں گے۔"

شیلا مسکراتی ہوئی دوسری طرف چلی گئی۔

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا۔

"عنبر بھیا! میرا خیال ہے کہ اپنی دنیا میں پہنچ کر شیلا تم سے ضرور شادی کرنے کو کہے گی۔"

عنبر ہنس پڑا۔

"ناگ! یار کبھی کبھی تم بڑی مزاحیہ باتیں کرنے لگتے ہو۔ بھلا میں اس سے کیسے شادی کر سکتا ہوں۔ نہیں نہیں میں شیلا ایسی خوش شکل عورت کو اپنی آنکھوں کے سامنے بڑھی کھوسٹ ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ اور خاص طور پر ایسی حالت میں کہ وہ تو بڑھی ہو جائے، اس کی جھریاں لٹکنے لگیں اور میں اسی طرح جوان رہوں۔"

ناگ بولا۔

"اگر اس نے شادی کے بارے میں اپنی خواہش کا اظہار کیا تو تم کیا کہو گے؟"

عنبر نے کہا۔

"ارے بھائی! وہ ایسا نہیں کرے گی۔ تم کو میرے بارے میں خواہ مخواہ خوش فہمی ہو رہی ہے۔ اور اگر اس نے شادی کی خواہش کا اظہار کیا بھی تو میں اسے سمجھا دوں گا کہ میں پہلے سے شادی شدہ ہوں۔"

ناگ ہنسنے لگا۔ باہر بارش ہو رہی تھی۔ عنبر نے کہا

"ناگ! مجھے درندے کی چیخ کا خیال آ رہا ہے یہ چیخ چار بازوں والی مخلوق کی نہیں ہو سکتی۔ میرا خیال ہے یہ کوئی دوسری مخلوق ہے اور اسی نے یہاں کے خلابازوں کو ہلاک کیا ہے۔"

ناگ بولا۔

"چار بازوں والی مخلوق بھی تو درندہ بن سکتی ہے ہمیں کیا معلوم وہ کون سا روپ دھار لے۔"

باہر موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ رات کا گھپ اندھیرا چھا گیا۔ بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ ناگ اور عنبر لیبارٹری میں آ گئے۔ مسٹر سٹون بڑی محنت سے کام کر رہا تھا۔ شیلا اس کی مدد کر رہی تھی۔ عنبر اور ناگ کو دیکھ کر شیلا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے کہا۔

"تم لوگ جا کر آرام کرو۔ ہمیں تو ابھی رات گئے تک کام کرنا ہے۔"

مسٹر سٹون اتنا مصروف تھا کہ اسے بات کرنے کی بھی فرصت نہیں تھی۔ ناگ نے کہا۔

"اچھا ہم سونے جاتے ہیں۔ تم بھی آرام کرو شیلا! تم پہلے ہی بہت تھکی ہو۔"

عنبر نے کہا۔

"تمہیں شیلا کا بہت خیال ہے ناگ؟"

شیلا مسکرا کر بولی۔

"کیوں نا ہو۔ ناگ میرا بھائی ہے۔"

عنبر اور ناگ مسکراتے ہوئے کاک پٹ میں آگئے۔ انہیں نیند تو نہیں آرہی تھی۔ پھر بھی وہ آنکھیں بند کر کے برتھ پر لیٹ گئے۔ اور ماریا اور کیٹی کی باتیں کرنے لگے۔ رات گزرتی چلی گئی۔ بجلی اسی طرح چمک رہی تھی۔ بارش بھی اسی طرح ہو رہی تھی۔ خلائی شٹل کے اندر بادلوں کی گرج کی آواز آرہی تھی۔

کچھ وقت گزرا ہوگا کہ اچانک شیلا کی چیخ کی آواز سنائی دی عنبر اور ناگ بھاگ کر لیباٹری میں پہنچے۔ مسٹر سٹون

پہلے ہی شیلا کی چیخ سن کر پریشان کھڑا تھا۔ بولا۔

"وہ ـــ وہ اپنے کیبن میں سونے گئی تھی۔ اوپر چل کر پتہ کرتے ہیں۔"

اور وہ تینوں اوپر والی منزل میں شیلا کے کیبن کی طرف دوڑے۔ شیلا پہلے ہی کیبن کے باہر کھڑی خوف سے کانپ رہی تھی۔

"کیا ہوا شیلا؟" مسٹر سٹون نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

عنبر اور ناگ بھی اس کے قریب آگئے۔ شیلا اس قدر سہمی ہوئی تھی کہ اس کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔ عنبر نے اسے تسلی دی کہ ہم تمہارے پاس ہیں۔ بتاؤ تو سہی کہ کیا ہوا ہے؟ شیلا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"وہ بلا ـــ وہ بلا آئی تھی۔"

"کون سی بلا؟" سٹون نے تعجب سے پوچھا۔

وہ شیلا کو لے کر اس کے کیبن میں آگئے۔ اسے کافی کا ایک گھونٹ پلایا گیا۔ جب ذرا شیلا کی طبیعت سنبھلی تو اس نے کہا۔

"میں اپنے بستر پر آکر لیٹی ہی تھی کہ مجھے خیال آیا کیبن کی بتی گل کردوں۔ میں نے بتی گل کر دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے کیبن کی کھڑکی کے اس شیشے میں سے بجلی چمکتی تو اس کی روشنی اندر آتی تھی۔ میں کھڑکی کو تکتے ہوئے سونے کی کوشش کر رہی تھی کہ مجھے باہر کھڑکی کے شیشے پر ایک بلا کا بھیگا ہوا ڈراؤنا چہرہ نظر آیا۔"

"وہ ـــــ اس کی شکل کیسی تھی؟" عنبر نے پوچھا۔

شیلا نے کہا:

"ایسی ڈراؤنی شکل میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ اس کی ایک آنکھ کا ڈیلا باہر کو نکلا ہوا تھا۔ ناک لمبا ہو کر گردن تک آیا ہوا تھا۔ سر کے درمیان میں ایک سینگ تھا اور موٹے سیاہ لٹکتے ہوئے ہونٹوں میں سے چار نوکیلے دانت باہر نکلے تھے۔ اس نے اپنے نوکیلے پنجے کھڑکی کے شیشے سے چپکائے ہوئے تھے۔"

اور شیلا ڈر کر سمٹ گئی۔ مسٹر سٹون نے کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں شیلا بیٹی! تم آرام کرو۔ اگر وہ بلا ہے بھی تو خلائی شٹل میں داخل نہیں ہو سکتی۔ یہ لو۔ میں کھڑکی کے آگے پردہ گرا دیتا ہوں۔ تم سو جاؤ۔ ہم تمہارے پاس موجود رہیں گے۔"

مسٹر سٹون نے کھڑکی کے آگے پلاسٹک کا پردہ کھینچ دیا۔ شیلا چپکے سے بستر پر لیٹ گئی۔ سائینس دان سٹون عنبر اور ناگ کیبن سے باہر آ گئے۔

سٹون نے کہا۔

"یہ ضرور وہی درندہ ہے۔ جس نے ہمارے ساتھی خلابازوں کی جان لی ہے۔"

عنبر بولا۔

"مگر وہ شٹل کی دوسری منزل پر باہر سے کیسے آ گیا؟ یا تو اس کا قد بہت لمبا ہے اور یا پھر وہ دیواروں سے چپک سکتا ہے۔"

ناگ خاموش تھا۔ سٹون کہنے لگا۔

"اس خونخوار درندے کی یہاں موجودگی ہمارے کام میں رکاوٹ ڈالے گی۔ اس کا ہلاک کیا جانا بہت ضروری ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"صبح اس کی تلاش میں نکلیں گے۔ ابھی تو بارش ہو رہی ہے۔"

سائینس دان سٹون نے عنبر اور ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم لوگ شیلا کے کیبن کے باہر ہی سو جاؤ۔ میں لیباٹری میں جاکر کام کروں گا۔"

"تم بھی سو جاؤ مسٹر سٹون" عنبر نے کہا۔

سٹون بولا۔

"مجھے جلد از جلد ایندھن تیار کرنا ہے عنبر! یہاں درندے کی موجودگی سے اب ہمارا یہاں سے فوراً نکلنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔"

یہ کہہ کر مسٹر سٹون اپنی لیباٹری میں چلا گیا۔ عنبر اور ناگ کیبن کے باہر ہی لیٹ گئے۔ ناگ کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے مجھے شٹل سے باہر جاکر پتہ چلانا چاہیے کہ یہ خوفناک بلا ہے کیا چیز؟"

عنبر نے کہا۔

"ہمیں نقصان پہنچ سکتا ہے ناگ! یہ کام کل صبح میں کروں گا۔"

وہ اسی طرح باتیں کرتے رہے۔

سائنس دان مسٹر سٹون چھوٹی سی لیباٹری میں بڑی محنت سے کام کر رہا تھا۔ کیمیاوی کیچڑ میں سے اس نے برف کی سیاہ قاشیں نکالنا شروع کر دی تھیں۔ اس کے تجربے کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا تھا۔ لیباٹری کا دروازہ بند تھا۔ شیشے

کی کھڑکی بھی بند تھی اور اس کے آگے سے پلاسٹک کا پردہ ہٹا ہوا تھا۔ مسٹر سٹون کی پیٹھ کھڑکی کے شیشے کی طرف تھی۔ اس نے ایک شیشے کی نلکی میں دوائی کے چند قطرے ڈالے تو اس میں سے دھواں نکلنے لگا۔

سٹون پیچھے ہٹ گیا۔ دھواں زیادہ ہوا تو سٹون نے گول کھڑکی کا شیشہ کھول دیا تاکہ دھواں باہر نکل جائے۔ دھواں باہر نکل گیا تو سائنس دان کھڑکی کو بند کرنا بھول گیا۔ وہ اپنے کام میں انہماک سے لگا تھا۔ کیچڑ کی قاشوں کو وہ الگ الگ شیشے کے مرتبانوں میں بند کر کے ان میں بجلی کا کرنٹ داخل کرنے لگا۔ وہ لیباٹری کے میز پر جھکا ہوا تھا۔

اچانک اس کے پیچھے کھلی کھڑکی میں سے اسی خوفناک بلا کا چہرہ نمودار ہوا۔ مسٹر سٹون کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ اس کے پیچھے کھڑکی میں سے اس کی موت جھانک رہی ہے۔ باہر بارش اسی طرح ہو رہی تھی۔ بجلی چمکی تو خوفناک درندے کا چہرہ روشن ہو گیا۔ اس کا وہی حلیہ تھا جو شیلا نے بتایا تھا۔ سر پہ سینگ تھا۔ ایک آنکھ کا ڈیلا باہر نکلا ہوا تھا۔ موٹے موٹے لٹکے ہوئے ہونٹوں میں سے چار نوکیلے دانت باہر کو نکلے تھے۔ مسٹر سٹون اپنے پیچھے اس خوفناک بلا سے بے خبر کام میں جٹا ہوا تھا کہ خوفناک بلا نے اپنا پنجہ کھڑکی میں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اندر ڈال دیا۔

خوفناک بلا کا بازو سانپ کی طرح لچکیلا تھا اور پنجے کے ناخن باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ سائنس دان سٹون میز پر ذرا سا جھکا نلکی کو ہلا رہا تھا کہ اچانک اس کی گردن پر کسی کا ہاتھ پڑا۔ سٹون نے ہڑبڑا کر پیچھے دیکھا تو اسے کھڑکی میں غراتی ہوئی بلا کا چہرہ نظر آیا۔ اس سے پہلے کہ مسٹر سٹون کے منہ سے چیخ نکلتی۔ خوفناک بلا نے اپنا پنجہ مسٹر سٹون کی گردن پر اتنی زور سے مارا کہ سٹون کی آدھی گردن کٹ گئی۔

عنبر اور ناگ وہاں سے چند قدم دور شیلا کے کیبن کے باہر شفاف فرش پر آنکھیں بند کیے خاموش لیٹے تھے۔ وہ جاگ رہے تھے۔ بادل زور سے گرجا تو ناگ نے آنکھیں کھول دیں۔ اور کہا۔

"عنبر تم جاگ رہے ہو؟"

عنبر نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ بولا۔

"ہم تو ہزاروں سال سے جاگ رہے ہیں ناگ بھیا۔"

ناگ نے کہا۔

"یہ بارش تو رکتی ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہاں کئی کئی دن بارش ہوتی ہے۔"

عنبر بولا۔

"اب تو یہی امید لگی ہے کہ سائنس دان سٹون جلدی سے ایندھن تیار کرنے میں کامیاب ہو اور ہم اس منحوس سیارے سے نجات حاصل کریں۔"

ناگ اٹھ کر بیٹھ گیا اور لیباٹری کے بند دروازے کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

"کتنی دیر سے اندر سے کوئی آواز نہیں آئی کہیں مسٹر سٹون اندر سو تو نہیں گیا؟"

عنبر کہنے لگا۔

"ارے ناگ بھیا! سٹون ایک سائنس دان ہے اور سائنس دان بہت کم سویا کرتے ہیں۔"

اچانک لیبارٹری سے ایسی آواز آئی جیسے کوئی چیز میز پر سے نیچے گر پڑی ہو۔ عنبر اور ناگ کی آنکھیں لیباٹری کے دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔ عنبر نے کہا۔

"یہ اندر کیا گرا تھا؟"

ناگ بولا۔

"کوئی چیز گر ہی ہوگی۔ سٹون کام کر رہا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"میرا دل کہتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔"

عنبر جلدی سے اُٹھ کر لیباٹری کے دروازے کی طرف بڑھا دروازہ اندر سے بند تھا۔ ناگ بھی اس کے پاس آ گیا۔ عنبر نے دروازے پر آہستہ سے دستک دے کر سٹون کو آواز دی اور کہا۔

"مسٹر سٹون! میں عنبر ہوں۔ تم جاگ رہے ہو کیا؟"

اس دفعہ بھی اندر سے کسی نے جواب نہ دیا۔ عنبر نے ناگ کی طرف تشویش سے دیکھا۔ پھر عنبر نے تھوڑا سا زور لگا کر دروازہ کا پٹ کھول دیا۔ اندر روشنی ہو رہی تھی۔ اور فرش پر سائنس دان سٹون کی لاش اس طرح پڑی تھی کہ اس کی آدھی گردن کٹی ہوئی تھی پیٹ اور سینہ چاک تھا۔ اور اس کی انتڑیاں اور دل غائب تھا۔

ناگ نے دیکھا۔ کھڑکی کھلی تھی۔ وہ لپک کر کھڑکی کی طرف گیا۔ عنبر نے جلدی سے کہا۔

"ناگ! کھڑکی کے پاس مت جانا۔"

کیونکہ عنبر کو معلوم تھا کہ ناگ کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ناگ نے کھڑکی میں سے باہر جھانک کر دیکھا اور بولا۔

"یہ اسی خوفناک بلا کا کارنامہ ہے عنبر۔ مگر یہ کھڑکی کس نے کھول دی؟"

عنبر نے کہا۔

"ایسا معلوم ہوتا کہ کسی وجہ سے سٹون نے خود ہی کھڑکی کھولی ہو گی۔ کیونکہ اگر خوفناک بلا خود کھڑکی کھول سکتی تو شیلا کے کمرے میں بھی کھڑکی کھول کر آجاتی۔"

عنبر سٹون کی لاش کو دیکھ رہا تھا۔

"ناگ! یہ تو بڑی ہی افسوسناک بات ہوئی ہے۔ مسٹر سٹون بہت اچھے انسان تھے۔ انہیں ویسے بھی ابھی زندہ رہنا چاہیے تھا کیونکہ یہ خلائی شٹل کے لیے ایندھن تیار کر رہے تھے۔"

ناگ نے کہا۔

"اب کیا کریں؟ شیلا کو تو بڑا صدمہ ہو گا۔"

عنبر بولا۔

"اب ہمیں اس خوفناک بلا سے چھٹکارا پانا ہی ہو گا۔"

اس نے سٹون کی لاش پر سفید چادر ڈال دی اور بولا۔

"شیلا کو صبح ہی بتایا جائے گا۔ ابھی اسے آرام کرنے دو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دن نکلا تو شیلا کو مسٹر سٹون کی موت کی دُکھ بھری خبر سنائی گئی۔ وہ سٹون کی لاش دیکھ کر سکتے میں آ گئی۔ پھر اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنا شروع ہو گئے۔ عنبر اور ناگ نے اِسے حوصلہ دیا اور کہا کہ وہ خوفناک بلا کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

عنبر نے ناگ سے کہا۔

"تم شیلا کے ساتھ خلائی شٹل میں ہی رہو۔ میں باہر جا کر خوفناک بلا کا سراغ لگاتا ہوں۔"

شیلا نے عنبر کا بازو تھام لیا۔

"نہیں نہیں عنبر! تم مت جاؤ۔ تمہارے پاس کوئی پستول بھی نہیں ہے۔"

شیلا نے ناگ سے کہا۔

"تم اگر غائب ہو سکتے ہو تو تم کیوں نہیں چلے جاتے؟"

ناگ نے عنبر سے کہا۔

"شیلا ٹھیک کہتی ہے۔ میں باہر جاتا ہوں۔"

عنبر بولا۔

"ہمیں مسٹر سٹون کی لاش کو دفن بھی کرنا ہے بہتر ہے کہ ہم دونوں ہی لاش کو لے کر باہر جاتے ہیں شیلا! تم شٹل کا دروازہ بند کر لینا۔"

ر اور ناگ نے مسٹر سٹون کی لاش کو چادر میں لپیٹ یا اور اِسے خلائی شٹل سے باہر لے آئے۔ شیلا نے بند کر لیا۔

ول شیشے میں سے باہر عنبر اور ناگ کو دیکھ رہی گ نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ رات کی موسلا رش کی وجہ سے جگہ جگہ گڑھوں میں پانی کھڑا تھا۔ درخت ٹپک رہے تھے۔ عنبر نے لاش کو کاندھے پر ڈالا۔

سے کہا۔

"خلائی شٹل میں سے شیلا تمہیں دیکھ رہی ہو گی۔ ان درختوں کے پیچھے جا کر تم عقاب کی شکل تیار کرو اور جا کر پتہ لگاؤ کہ کہیں خوفناک بلا اِدھر دھر تو نہیں چھپی ہوئی ہے۔"

ناگ نے کہا۔

"پہلے ہم سٹون کی لاش کو تو دفن کر لیں۔"

ناگ اپنے ساتھ بیلچہ لایا تھا۔ انہوں نے جھونپڑیوں سامنے دوسرے خلابازوں کی بڑی قبر کے پاس ہی کھودنی شروع کر دی۔ گیلی زمین بڑی جلدی کھُد گئی۔

ٹون کی لاش کو قبر میں بند کر کے عنبر نے کہا۔

"میں اسی جگہ بیٹھتا ہوں۔ ہو سکتا ہے مجھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھ کر خوفناک بلا میری طرف آئے۔ میں اس سے نمٹ لوں گا۔ اتنی دیر میں تم عقاب بن کر ایک چکر لگاؤ۔"

ناگ نے عقاب کی شکل اختیار کی اور درختوں کے اوپر اُڑ گیا۔

عنبر وہیں گیلی قبر کے پاس ایک پتھر پہ بیٹھ گیا۔ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد اپنے چاروں طرف دیکھ لیتا تھا۔ چاروں طرف سناٹا چھایا تھا۔ صرف درختوں پر رُکے ہوئے بارش کے قطروں کے ٹپکنے کی آواز آجاتی تھی۔ جھونپڑیوں کے دروازے کھلے تھے۔ عنبر اُٹھ کر جھونپڑیوں کی طرف چلا۔ اس نے ایک ایک جھونپڑی میں جاکر دیکھا۔ جھونپڑیاں ویران اور خالی پڑی تھیں۔ خوفناک بلا اندر کہیں نہیں تھی۔ وہ باہر آگیا۔ اس نے درختوں کی اوٹ سے نکل کر خلائی شٹل کی طرف دیکھا کہ کہیں خوفناک بلا ادھر نہ چلی گئی ہو۔ اگرچہ اسے یقین تھا کہ شٹل کا فولادی دروازہ بند ہونے کی وجہ سے بلا اس کے اندر داخل نہیں ہوسکے گی پھر بھی وہ شیلا کی طرف سے فکر مند تھا۔

خلائی شٹل کے پاس کوئی نہیں تھا۔

عنبر واپس ستون کی قبر کے پاس آکر پتھر پہ بیٹھ گیا۔

درختوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے عقاب غوطہ لگا کر اپنی طرف آتا نظر آیا۔ یہ ناگ تھا۔ عقاب اس کے پاس آکر پھڑپھڑاتا ہوا زمین پہ اُتر آیا۔ پھر عقاب ناگ کی انسانی شکل میں آگیا۔

عنبر نے پوچھا۔

"کچھ سراغ ملا؟"

ناگ بولا۔

"آس پاس کا سارا علاقہ چھان آیا ہوں۔ مجھے کسی جگہ کوئی خوفناک بلا دکھائی نہیں دی۔ ہاں اس جنگل کے اندر کہیں نہ چھپی بیٹھی ہو۔"

عنبر نے کہا۔

"تم کھچوے سانپ کو بلا کر پوچھو۔ شاید انہیں اس بلا کے بارے میں کچھ پتہ ہو۔"

"اچھا خیال ہے۔" ناگ نے کہا۔

عنبر اور ناگ دونوں جھونپڑیوں کے آگے بنے ہوئے ایک برآمدے میں آگئے۔ یہاں ناگ نے سانپ کی زبان میں وہاں کے کھچوے سانپ کو آواز دی۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہی کھچوا سانپ نمودار ہوا۔ اس کی چار گردنیں لہرا رہی تھیں۔

ناگ نے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کہ یہاں ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوفناک بلا موجود ہے۔ اس نے ہمارے کئی آدمیوں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟"

سانپ کچھوا بولا۔

"مقدس ناگ! ہم نے آج تک یہاں کسی بلا کا نام نہیں سنا۔ نہ ہی کسی خوفناک بلا کو دیکھا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ کالے پہاڑوں والے جن بھوت نے کسی بھوت کو ادھر بھیج دیا ہو؟"

ناگ نے کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ تم جنگل میں جا کر پتہ کرو کہ کوئی خوفناک بلا تو نہیں چھپی ہوئی"

"جو حکم مقدس ناگ!"

یہ کہہ کر سانپ کچھوا زمین سے ایک فٹ کی بلن
اڑتا ہوا جنگل کے درختوں میں غائب ہو گیا۔ عنب
لگا۔

"مجھے شیلا کے پاس جانا چاہیئے۔ کہیں وہ پریشان نہ ہو رہی ہو"

ناگ نے کہا۔

"تم جاؤ۔ میں سانپ کچھوے کی واپسی کا انتظ
کروں گا"

عنبر واپس خلائی شٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔ شٹل کا فولادی دروازہ بند تھا۔ اندر سے شیلا نے ہتھی کو الٹا گھما کر اسے قفل لگا رکھا تھا۔ عنبر کو آتا دیکھ کر شیلا نے ہتھی کو الٹا گھما کر بٹن دبا دیا۔ فولادی دروازہ کھل گیا۔ عنبر اندر داخل ہوا تو دروازہ پھر اسی طرح بند کر کے قفل لگا دیا گیا۔ شیلا نے بے تابی سے پوچھا۔

"کچھ پتہ چلا؟"

عنبر بولا۔

"ناگ کھوج میں گیا ہے۔ وہ پتہ لگا کر آئے گا۔ ہم نے مسٹر سٹون کو دفن کر دیا ہے"

شیلا اداس ہو گئی۔

"مسٹر سٹون ہمارے بزرگ ساتھی تھے۔ بڑے نیک دل انسان تھے۔ ان کی وجہ سے مجھے آدم خود خلا بازوں میں بھی رہتے ہوئے ڈر نہیں لگتا تھا"

عنبر نے کاک پٹ کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"شیلا! اب کیمیاوی کیچڑ سے ایندھن نکالنے کے کام کا کیا ہو گا؟ اگر ہم ایندھن تیار نہ کر سکے تو پھر اس منحوس سیارے سے کبھی نہ نکل سکیں گے"

شیلا بولی۔

"فارمولا مسٹر سٹون کی لیبارٹری میں موجود ہے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس پر کام جاری رکھ سکتی ہوں۔ کچھ دیر تک
جائے گی مگر مجھے یقین ہے کہ میں ایندھن تیار کر
لوں گی۔"

"شاباش! یہ کام بہت ضروری ہے شیلا۔"

شیلا نے ڈبی میں سے زرد غذائی گولی نکال کر ایک خود
کھائی اور ایک عنبر کو دی۔

"ہمارے پاس غذائی گولیاں صرف ایک ماہ کے لیے
ہی رہ گئی ہیں۔"

عنبر نے کہا۔

"خدا رازق ہے۔ اور پھر میرا یقین ہے کہ ہم اس
سے پہلے یہاں سے نکل جائیں گے۔"

"میں پوری کوشش کروں گی۔" شیلا نے جواب دیا۔

وہ بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ شیلا نے عنبر سے پوچھا

"یہ ناگ کے پاس واقعی غائب ہونے کا کوئی
منتر ہے؟"

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"ارے نہیں بھئی۔ وہ تو تم سے مذاق کر رہا تھا
بھلا کوئی آدمی غائب ہو سکتا ہے۔"

شیلا بھی ذرا سا مسکرائی۔

"جب ہی تو میں بھی حیران تھی کہ یہ کیسے ہو

سکتا ہے کہ آدمی غائب ہو جائے۔ اتنی ترقی
تو ہماری سائنس نے بھی ابھی تک نہیں کی۔"

عنبر خاموش ہو کر باہر دیکھنے لگا۔ وہ ناگ کے بارے
میں پریشان تھا۔ اسے بار بار خیال آرہا تھا کہ اس نے ناگ
کو اکیلا باہر چھوڑ کر کہیں غلطی تو نہیں کی۔ کیونکہ ناگ کے
جسم پر حملہ ہو سکتا تھا۔ عنبر نے اچانک اٹھ کر کہا۔

"ناگ نے دیر کر دی ہے۔ میں باہر جا کر اسے
دیکھتا ہوں تم دروازہ اندر سے بند کر لینا۔"

شیلا نے کہا۔

"تم بچے ہو عنبر! تمہیں باہر نہیں جانا چاہیے۔"

عنبر بولا۔

"تم فکر مت کرو۔ میں اپنی حفاظت کر سکتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عنبر خلائی شٹل سے باہر نکل آیا۔ احتیاط کے
طور پر اس نے غیبی شیشہ جیب سے نکال کر اپنے ہاتھ
میں پکڑ لیا کہ شاید اچانک اسی کی ضرورت پڑ جائے۔ وہ پانی
کے گڑھوں سے بچتا بچاتا جب اس جگہ پہنچا جہاں وہ ناگ کو
چھوڑ گیا تھا تو دیکھا کہ ناگ وہاں پر نہیں تھا۔

عنبر کا دل دھڑک اٹھا۔ عنبر نے ادھر ادھر ناگ کو
دیکھا مگر ناگ کہیں بھی نہیں تھا۔ اس نے ناگ کو آواز دی
کوئی جواب نہ آیا۔ عنبر نے جھک کر زمین پر دیکھا۔ ناگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پاؤں کے نشان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

جنگل میں ایک گڑھے کے پاس جا کر یہ نشان غائب ہو گئے۔ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ ناگ پانی کے گڑھے میں ڈوب گیا ہو۔ گڑھا چھوٹا سا تھا اور اس میں بارش کا پانی جمع تھا۔ پھر بھی عنبر نے درخت کی ایک ٹہنی توڑ کر گڑھے کے پانی میں ڈال کر ہلائی۔ گڑھا بالکل خالی تھا۔ اب تو عنبر پریشان ہو گیا۔ بس اسے ایک ہی خطرہ تھا کہ کہیں خوفناک بلا نے ناگ کو ہڑپ نہ کر لیا ہو۔ کیونکہ اگر ناگ کو اپنی شکل بدلنے کا موقع نہ ملے تو اسے نقصان پہنچایا جا سکتا تھا۔

عنبر کو سانپ کچھوے کا خیال آ گیا۔ ناگ نے عنبر کو وہ زبان بتا رکھی تھی جس کی مدد سے سانپوں کو بلایا جا سکتا تھا۔ عنبر نے فوراً سانپ کی زبان میں کچھوے سانپ کو آواز دی۔ چند سیکنڈ کے بعد جھاڑیوں پر اڑتا ہوا کچھوا سانپ آ گیا۔ اس نے آتے ہی پوچھا۔

"مقدس ناگ دیوتا کہاں ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"میں ناگ دیوتا کا بھائی عنبر ہوں۔ تم نے مجھے اس کے ساتھ ابھی ابھی دیکھا تھا۔ مجھے بتاؤ کہ ناگ دیوتا کہاں ہے؟"

کچھوا سانپ بولا۔

"ناگ دیوتا کا بھائی بھی ہمارے لیے مقدس ہے۔ مگر میں تو ابھی ابھی ناگ دیوتا کو اسی جنگل میں اسی گڑھے کے کنارے چھوڑ کر گیا تھا۔"

عنبر نے پوچھا۔

"ناگ دیوتا! یہاں جنگل میں اتنی دور کس لیے آیا تھا؟"

کچھوا سانپ بولا۔

"ناگ دیوتا کو میں نے جب بتایا کہ جنگل میں خوفناک بلا مجھے کہیں نہیں مل سکی تو اس نے کہا کہ میں جنگل میں خود چل کر اسے تلاش کرتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ ساتھ اس گڑھے تک آیا اور انہیں کہا کہ وہ واپس چلے جائیں کیونکہ یہاں بارش والی رات کے بعد بھوت پریت آتے ہیں۔ لیکن انہوں نے واپس جانے کی بجائے مجھے چلے جانے کا حکم دیا"

عنبر سوچ میں پڑ گیا۔ پھر کچھوے سانپ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"مجھے ناگ دیوتا کی خوشبو بھی نہیں آ رہی۔"

کچھوا سانپ کہنے لگا۔

"مقدس ناگ کی خوشبو مجھے بھی نہیں آ رہی۔"

عنبر نے کہا۔

"تم جنگل میں جا کر ناگ دیوتا کا کھوج لگاؤ۔ اگر تمہیں

کہیں ناگ دیوتا کا سراغ ملے تو مجھے آکر بتانا۔ میں تمہیں خلائی شٹل کے پاس مل جاؤں گا۔"

"جو حکم ناگ دیوتا کے بھائی۔"

یہ کہہ کر کچھوا سانپ چلا گیا۔

عنبر واپس خلائی شٹل کی طرف روانہ ہوا۔ جب اس نے شٹل میں جا کر شیلا کو بتایا کہ ناگ کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ تو شیلا ہکی بکی ہو کر رہ گئی۔

"کیا تم نے اسے جنگل میں تلاش کیا ہے؟" اس نے عنبر سے پوچھا۔

عنبر نے کہا۔

"میں نے جنگل میں کوئی جگہ نہیں چھوڑی ہوئی جہاں اسے نہ ڈھونڈھا ہو۔"

شیلا نے خوف زدہ آواز میں کہا۔

"کہیں اسے بھی — مگر نہیں نہیں۔ ناگ کے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا۔"

عنبر نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموش ہو کر کاک پٹ کے سٹول پر بیٹھ گیا۔

"شیلا! جو کچھ تم سوچ رہی ہو وہی میں بھی سوچ رہا ہوں۔ مگر میں یہ تصور کرتے ہوئے ڈرتا ہوں کہ ناگ کو خوفناک بلا نے ہلاک کر دیا ہے۔"

شیلا جلدی سے بولی۔

"ایسا نہ کہو عنبر! ناگ تمہارا ہی نہیں ہمارا بھی بڑا پیارا دوست ہے۔ خدا نہ کرے کہ اُسے کوئی نقصان پہنچے۔"

پھر کچھ سوچ کر بولی۔

"لیکن ناگ تو غائب ہو سکتا ہے۔ اسے خوفناک بلا کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ غائب ہو سکتا ہے نا عنبر؟"

عنبر نے آہ بھر کر کہا۔

"نہیں شیلا وہ غائب نہیں ہو سکتا ہوتا تو میں اس کے بارے میں اتنا پریشان نہ ہوتا۔"

شیلا بولی۔

"عنبر! ہمیں ناگ کا ہر حالت میں کھوج لگانا ہوگا۔ اس کے بغیر ہم یہاں سے نہیں جا سکتے۔"

عنبر نے کچھوے سانپ اور ناگ کے سانپ ہونے کے بارے میں شیلا کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ بتانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اس نے کہا۔

"مجھے یقین ہے ہم ناگ کو ڈھونڈ لیں گے وہ زندہ ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے۔"

شیلا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خدا تمہاری زبان مبارک کرے۔"

عنبر کھڑکی کے گول شیشے میں سے باہر دیکھ رہا تھا۔ اسے کچھوے سانپ کا انتظار تھا۔

شیلا نے کہا۔

"تم باہر کیا دیکھ رہے ہو؟"

عنبر نے اپنا چہرہ کھڑکی سے پیچھے کر لیا اور سر پہ ہاتھ پھیر کر بولا۔

"دیکھ رہا ہوں کہ خوفناک بلا اس وقت کہاں ہو گی اس بلا نے ہمیں سخت نقصان پہنچایا ہے اور ابھی تک ہمارے پیچھے لگی ہے۔"

شیلا یہ کہہ لیباٹری کی طرف چلی گئی کہ۔

"عنبر! خدا کے لیے اس بلا کا ذکر نہ کرو۔ میں مسٹر سٹون کے کام کو شروع کرنے لیباٹری جا رہی ہوں۔ امید ہے ہم ایندھن تیار کر لیں گے۔"

شیلا کے جانے کے بعد عنبر کھڑکی میں سے باہر تکنے لگا کچھوا سانپ اسے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ سٹول سے اُٹھ کر آرام کرسی پر نیم دراز ہو گیا تھوڑی دیر ہی گزری ہو گی کہ شیلا گھبرائی ہوئی آئی اور بولی۔

"عنبر! میں نے ایک کچھوا دیکھا ہے۔ جس کے چار سانپ ایسے منہ ہیں۔"

عنبر ایک دم سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں ہے کچھوا سانپ؟"

"لیباٹری کی کھڑکی کے باہر۔ وہ جھاڑیوں کے اوپر اُڑتا پھر رہا ہے۔"

عنبر نے شیلا سے کہا۔

"تم لیباٹری میں جا کر کام کرو۔ میں باہر جا کر دیکھتا ہوں۔"

"نہیں۔ نہیں تم باہر مت جانا۔ مجھے اکیلے میں ڈر لگتا ہے۔"

عنبر بولا۔

"بھئی میرا باہر جانا بہت ضروری ہے۔ تم نیچے آ کر شٹل کے دروازے کو اندر سے بند کر لو۔"

عنبر تیزی سے خلائی شٹل کی نچلی منزل میں آ گیا۔ شیلا اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ عنبر نے شٹل کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ شیلا نے جلدی سے دروازہ بند کر کے اندر سے قفل لگا دیا۔

عنبر خلائی شٹل کی دوسری جانب جھاڑیوں کی طرف گیا تو اس نے کچھوے سانپ کو دیکھا کہ وہ جھاڑیوں کے اوپر اُڑ رہا تھا۔ عنبر نے سانپ کی آواز میں اسے کہا کہ وہ جھونپڑیوں کی طرف آ جائے۔ عنبر لپک کر جھاڑیوں کی طرف چلا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گیا۔ کچھوا سانپ بھی وہاں آگیا عنبر نے اس سے ناگ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو کچھوے سانپ نے کہا۔

"ناگ دیوتا کے بھائی! مجھے ناگ دیوتا کہیں نظر تو نہیں آیا۔ لیکن ایک جگہ میں نے اس کی خوشبو آتی محسوس کی ہے۔"

"کہاں؟ کہاں ناگ کی خوشبو آرہی ہے؟" عنبر نے بے تابی سے پوچھا۔

کچھوے سانپ نے کہا۔

"یہاں سے جنوب کی طرف دریا پار نسواری رنگ کا ایک ڈراؤنا پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ کے اندر سے مجھے ناگ دیوتا کی خوشبو آتی محسوس ہوتی ہے۔ میں نے بہت دیکھا مگر مجھے وہاں کوئی ناگ نظر نہیں آیا۔ اور میں پتھر کے پہاڑ کے اندر سوراخ نہیں کر سکتا۔"

عنبر نے کہا۔

"تم ــــ تم مجھے وہاں لے چلو۔"

پھر کچھ سوچنے کے بعد عنبر نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں میں وہاں چلا گیا تو شیلا اکیلی رہ جائے گی۔ میں اسے اکیلی چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔"

کچھوا سانپ بولا۔

"مقدس ناگ کے بھائی! اس عورت کی ہم حفاظت

کریں گے۔"

عنبر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر خلائی شٹل اندر سے بند کر لی جائے۔ اور اس کی کھڑکیاں بھی بند ہوں تو خلائی بلا اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اچھا۔ تم مجھے نسواری پہاڑ کا راستہ بتاؤ۔ میں اکیلا ہی وہاں جاؤں گا۔"

کچھوے سانپ نے عنبر کو نسواری پہاڑ کو جانے والے راستے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ عنبر نے کچھوے سانپ کو رخصت کر دیا۔ اور خود شیلا کے پاس آگیا۔ اس نے شیلا کو بتایا۔ کہ اس کا دل کہہ رہا ہے کہ ناگ جنوب کی طرف جو پہاڑ ہے وہاں قید ہے۔

"اگر تم مجھے اجازت دو تو میں وہاں جا کر سراغ لگا سکتا ہوں۔"

شیلا پریشان سی ہو کر چپ ہو گئی۔ عنبر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"شیلا! میرا جانا بہت ضروری ہے۔ اگر دیر کر دی تو کہیں ناگ کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ خلائی شٹل کے اندر تم بالکل حفاظت سے ہو گی۔ اندر کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شیلا نے جب یہ مجبوری دیکھی تو کہا۔

"ٹھیک ہے عنبر! یہ ہمارے دوست ناگ کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ میں یہاں اپنے آپ کو بند کر لوں گی۔ تم فوراً جا کر ناگ کو تلاش کرو۔"

عنبر نے شیلا کو ایک بار پھر تسلی دی اور خلائی شٹل سے نکلنے کے بعد نسواری پہاڑ کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس وقت سورج غروب ہونے ہی والا تھا۔ مگر عنبر کے راستے میں رات کی تاریکی کبھی رکاوٹ نہیں بنی تھی۔ وہ شیلا کی طرف سے مطمئن تھا کہ خلائی شٹل میں وہ پوری طرح محفوظ ہو گی۔ عنبر جنگل میں سے گزر رہا تھا۔ علمی شیشہ اس کی جیب میں تھا۔ جنگل کافی وسیع تھا۔ وہاں سے گزرتے گزرتے اسے رات ہو گئی۔ رات کا اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ عنبر کو بھی درختوں کے خاکے بہت دھندلے نظر آ رہے تھے۔ آسمان پر ایک بار پھر بادل چھا گئے۔ اور بجلی چمکنے لگی۔ عنبر چلتا چلا گیا۔

جنگل کی دوسری طرف دریا تھا۔ وہ دریا کے کنارے پہنچا تو بارش شروع ہو گئی۔ عنبر رکنا نہیں چاہتا تھا۔ اسے ناگ کی بہت فکر لگی تھی کہ وہ ضرور کسی مصیبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔ عنبر دریا میں اتر گیا اور اس نے دوسرے کنارے کی طرف

تیرنا شروع کیا۔ دریا کا پاٹ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ بارش موسلا دھار ہو رہی تھی۔ عنبر دوسرے کنارے پر پہنچ کر جنوب کی طرف چل پڑا۔ رات کے اندھیرے میں اسے نسواری پہاڑ دور سے دکھائی دینے لگا۔ یہ پہاڑ ایک سیاہ سائے کی طرح بہت دور کھڑا تھا۔ عنبر اس کی طرف چلتا گیا۔

ابھی رات تھوڑی باقی تھی کہ عنبر نسواری پہاڑ کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے سانس کھینچ کر محسوس کیا کہ واقعی وہاں سے ناگ کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی تھی۔ عنبر پہاڑ کی دوسری طرف آ گیا۔ یہاں اتنا گہرا اندھیرا تھا کہ عنبر کو بھی کوئی راستہ یا کوئی غار تلاش کرنے میں کافی مشکل پیش آ رہی تھی۔ اس نے سوچا کہ کسی جگہ بیٹھ کر باقی رات گزارنے کا انتظار کرنا چاہیے۔ دن کی روشنی میں وہ پہاڑ کا اچھی طرح جائزہ لے سکے گا۔

چنانچہ عنبر پہاڑ سے کچھ گز دور ایک آگے کو بڑھی ہوئی کالی چٹان کے نیچے جا کر بیٹھ گیا۔ ناگ کی ہلکی ہلکی خوشبو یہاں بھی آ رہی تھی۔ عنبر سوچنے لگا کہ ناگ یہاں پہاڑ کے اندر کیسے چلا گیا؟ اگر وہ خوفناک بلا اسے اٹھا کر اندر لے گئی ہے تو اس نے ناگ کو ابھی تک زندہ کیسے چھوڑا ہے؟ عنبر کی سمجھ میں یہ معمہ نہیں آ رہا تھا۔

ابھی صبح ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا اور بارش ہو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہی تھی۔ بجلی چمک رہی تھی۔ بادل گرج رہے تھے بجلی چمکتی تو لنسواری پہاڑ کی گیلی دیوار تھوڑی دیر کے لیے روشن ہو کر بجھ جاتی۔ عنبر آنکھیں کھولے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ چٹان کی دیوار سے ٹیک لگا کر نیم دراز ہو گیا۔ اور ناگ کے بارے میں طرح طرح کے خیال اس کو پریشان کرنے لگے۔

وہ ناگ کی زندگی کی دعائیں مانگنے لگا۔ بادل ایک بار زور سے گرجا تو اس کے ساتھ ہی عنبر نے ایک چیخ کی آواز سنی۔ وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ چیخ کی آواز اسی خوفناک بلا کی تھی۔ یہی وہ چیخ تھی جس کو عنبر نے پہلی بار خلابازوں کی جھونپڑیوں کے باہر سنا تھا۔ دوسری بار پھر اسے چیخ کی آواز سنائی دی۔ عنبر نے غیبی شیشہ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور چٹان کے نیچے سے نکل کر گرتی بارش میں چٹان کے پیچھے آ گیا۔ یہاں ایک گڑھا تھا۔ جس میں پانی بھرا تھا۔ عنبر نے اُس میں چھلانگ لگا دی۔ اور گردن گڑھے کے کنارے سے نکال کر بارش والی رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں چٹان کی طرف تکنے لگا۔

○

پھر کیا ہوا، جاننے کے لیے قسط نمبر ۱۱۳
"کیپٹن اور زندہ لاش"، پڑھیئے۔

میرے نام

پیارے انکل اے حمید صاحب۔

السلام علیکم! آپ کا بھیجا ہوا خط ملا جسے پڑھ کر اتنی خوشی ہوئی کہ جس کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ انکل پچھلی مرتبہ میں نے جو خط آپ کو لکھا تھا وہ میرا نہیں تھا وہ تو میرے ایک پیارے دوست اعجاز کا تھا۔ وہ میرے گھر آیا اور مجھ سے کہا کہ میں آپ کو خط لکھ دوں لہذا وہ مجھے بولتا رہا اور میں لکھتا رہا جس وقت میں سکول سے آیا تو آپ کا پیارا خط ملا میں نے فوراً آپ کا جواب اُسے پہنچا دیا تھا۔

انکل آپ کی کہانیاں تو میں بھی بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ اور آپ یقین جانیں کہ جب میں آپ کی کہانیاں خرید کر لاتا ہوں تو سب سے پہلے میرے ابا جانی پڑھتے ہیں۔ اُن کو مجھ سے بھی زیادہ آپ کی لکھی ہوئی کہانیاں پسند ہیں۔ انکل جب میں آپ کی لکھی ہوئی کہانی پڑھتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میرے سامنے فلم چل رہی ہو۔

آپ کی لکھی ہوئی کہانیاں اچھی اور تعلیمی ہوتی ہیں۔ جب بھی میں کوئی دوسری کہانی پڑھتا ہوں تو مجھے سخت بوریت محسوس ہوتی ہے۔ انکل میرے پاس آپ کی لکھی ہوئی کہانیاں "مصر کی ملکہ" سے لے کر "خلائی کمرہ" تک اب بھی موجود ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنہیں میں فارغ وقت میں بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ انکل مجھے آپ کی "موت کا تعاقب" کی سلسلے کی کہانی "فرعون کی تباہی" اتنی پسند آئی تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ انکل ہمارے خط کا جواب لکھنے کا بہت بہت شکریہ۔ والسلام

آپ کا نیا دوست ملک بشیر احمد

مکان نمبر ۱۰۱۴ محلہ ونگرہ ی گراں گھنٹہ گھر پشاور شہر

پیارے انکل اے حمید! السلام علیکم

میں آپ کے لکھے ہوئے ناول تب سے پڑھ رہا ہوں جب میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ اور آج میں اللہ تعالیٰ کے کرم سے فسٹ ائیر کا طالب علم ہوں۔ میں آپ کے تحریر کردہ تقریباً تمام ناول اور سیریز پڑھ چکا ہوں۔ جو بات مجھے آپ کی تحریر میں ملی وہ کسی دوسرے مصنف میں نہیں ملی۔

میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) آپ کی تحریر کردہ سیریز "حاتم طائی" جو کہ سات حصوں میں شائع ہوئی ہے ادھوری ہے اس کے باقی حصے کب شائع ہوں گے؟

(۲) آپ کی تحریر کردہ سیریز "ندیم کا خوفناک سفرنامہ" جو ۲۴ حصوں میں چھپی ہے وہ بھی نامکمل ہے اس کے باقی حصے ہمیں کب تک مل سکیں گے؟